10

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 35واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام خلافت راشدہ کا نظام

20 تا 26 رمضان المبارک 1447ھ / 10 تا 16 مارچ 2026ء

اس شمارے میں

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے......

امانت اور عہد کس قدر اہم؟

اعتکاف کی اہمیت، فضیلت، مقاصد

درِ توبہ کھلا ہے......

ساری دنیا کے انسانو: آؤ اسلام کی طرف

افغان پالیسی کے مشرقی اثرات، اقبال اور منوجی کا فلسفہ

آپس کا اتحاد اور اللہ پر توکل

جب تک ہمارے دل آپس میں جڑے نہ ہوں، جب تک مقاصد ایک نہ ہوں، جب تک کوئی مشترک نظریہ نہ ہو کوئی ملک جاندار نہیں ہو سکتا۔ ہماری قومیت کی واحد بنیاد اسلام ہے۔ قائداعظم نے کہا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ”پاکستان میں عہد حاضر میں اسلام کے اصولِ حریت و اخوت و مساوات کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔“ ظاہر بات ہے کہ ہم نے ایسا نہ کر کے اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔ اب یہ اس کی سزا ہے جو ہم بھگت رہے ہیں۔ ”علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی۔“

ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیا تو اللہ کی رحمت کے سزاوار ہوں گے اور اس کی رحمت سے ہمارے وہ تمام مسائل حل ہو جائیں گے جو آج ہمارے سروں پر مسلط ہیں اور جنہیں میں بھنور سے تشبیہہ دیتا ہوں۔ بس ان کاموں کے لیے ہمت مردانہ چاہیے۔ اللہ پر توکل چاہیے، آخرت کا یقین چاہیے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوص اور اخلاص چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنی جگہ پر شریعت کا علمبردار بن کر کھڑا ہو، اپنے گھر میں شریعت نافذ کرے اور اس ملک میں جو ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا، دین حق کے قیام اور شریعت کے نفاذ کے لیے کمر بستہ ہو جائے۔ اگر ہم نے یہ کر لیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید مہلت دے دے گا اور ہم اسلام کے عادلانہ نظام کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں گے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

حقیقت ایمان

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

دعوت دینا ہماری ذمہ داری
ہدایت دینا صرف اللہ تعالیٰ کا اختیار

سُورۃُ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات :52 ، 53

فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِہٰدِ الۡعُمۡیِ عَنۡ
ضَلٰلَتِہِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾

آیت ۵۲ ﴿ فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۵۲﴾ ﴾ ’’تو (اے نبی ﷺ!) آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ہی آپ اپنی پکار بہروں کو سنا سکتے ہیں (خاص طور پر) جب وہ پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں۔‘‘

اگر کوئی بہرا شخص آپ کے سامنے ہو تو پھر بھی امکان ہے کہ آپ اسے اشاروں کنایوں سے کسی حد تک اپنی بات سمجھا لیں گے لیکن اگر وہ آپ سے منہ پھیر کر دوسری سمت چلا جا رہا ہو تو آپ کسی طور پر بھی اُسے اپنا مدعا نہیں سمجھا سکتے۔ تو اے نبی ﷺ! ایک تو یہ لوگ سننے کی صلاحیت سے محروم ہیں اور مزید یہ کہ وہ آپؐ کی بات سننا چاہتے بھی نہیں۔ چنانچہ ان تک آپؐ کی دعوت کے ابلاغ کا کوئی امکان نہیں۔

آیت :۵۳ ﴿ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِہٰدِ الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِہِمۡ ؕ ﴾ ’’اور آپؐ نہیں ہدایت دے سکتے اندھوں کو اُن کی گمراہی سے (پھیر کر)۔‘‘

ان دل کے اندھوں کو آپؐ گمراہی میں بھٹکنے سے نہیں بچا سکتے اور ان کو ضلالت سے نکال کر راہِ راست پر نہیں لا سکتے۔

﴿ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾ ﴾ ’’آپ نہیں سنا سکتے مگر انہی کو جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ فرمانبردار ہیں۔‘‘

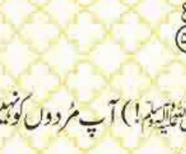

درس حدیث

رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت

عَنۡ سَلۡمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((……وَاسۡتَکۡثِرُوۡا فِیۡہِ مِنۡ أَرۡبَعِ خِصَالٍ خَصۡلَتَیۡنِ تُرۡضُوۡنَ بِھِمَا رَبَّکُمۡ وَخَصۡلَتَیۡنِ لَا غِنَی بِکُمۡ عَنۡھُمَا. فَأَمَّا الۡخَصۡلَتَانِ اللَّتَانِ تُرۡضُوۡنَ بِھِمَا رَبَّکُمۡ فَشَھَادَۃُ أَنۡ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَتَسۡتَغۡفِرُوۡنَہُ وَأَمَّا الۡخَصۡلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَی بِکُمۡ عَنۡھُمَا فَتَسۡأَلُوۡنَ اللّٰہَ الۡجَنَّۃَ. وَتَعُوۡذُوۡنَ بِہٖ مِنَ النَّارِ)) (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’……اس (رمضان المبارک) میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو۔ دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ جن دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اُن میں سے ایک لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے (کلمہ طیبہ کا ورد) اور دوسرا اس سے بخشش طلب کرنا (استغفار کی کثرت) ہے۔ جن دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوسرا یہ ہے کہ دوزخ سے پناہ مانگو۔‘‘ (نوٹ: ایک طویل حدیث سے اقتباس)

تشریح: اس حدیث کے مطابق رمضان المبارک میں لا الٰہ الا اللہ اور استغفر اللہ کا کثرت سے ورد کرنا چاہیے۔ اور جنت کو طلب کرنے اور دوزخ سے پناہ کے لیے یہ جامع دعا مانگنی چاہیے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ الۡجَنَّۃَ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ النَّارِ)) (سنن ابوداؤد) ’’اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
20 تا 26 رمضان 1447ھ جلد 35
10 تا 16 مارچ 2026ء شمارہ 10
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق
مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
”دار الاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ..... 800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے......

دنیا میں اَمن قائم کرنے کے دعوے دار امریکی صدر کے بارے میں اب یہ شبہ تو رہ نہیں گیا کہ وہ ایک جنگی جنونی شخصیت کا حامل ہے۔ گزشتہ ایک سال میں جب سے امریکی صدر کے عہدے پر متمکن ہے شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہو کہ امن قائم کرنے کے نام پر کسی نہ کسی ملک پر حملہ نہ کیا ہو۔ حال ہی میں یہ اعترافِ جرم کہ انہوں نے ایرانی قیادت کو نشانہ بنانے میں پہل کی ہے۔ اس سے پہلے کہ ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای مجھے قتل کرنے کی کوشش کراتے، میں نے اُنہیں ’قتل‘ کر دیا، میں اُن سے بازی لے گیا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ امریکی صدر کو ہر حال میں بازی جیتنے کا جتنا زیادہ شوق ہے، اس کی مثال ماضی میں بھی کم ہی ملتی ہے۔ جس میں ایپسٹین فائلز نے بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ امریکی صدر کے اس شوق کی قیمت پوری دنیا کو ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ روس کی سلامتی کونسل کے نائب سربراہ اور سابق صدر دیمتری میدیدیف کا کہنا ہے کہ اگر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران میں حکومت بدلنے کی کوشش ترک نہ کی تو یقینی طور پر تیسری عالمی جنگ شروع ہو جائے گی۔ اس کے عالمی نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔ ایران تو امریکا اور اسرائیل کے حملے جھیل لے گا، لیکن حملہ کر کے امریکہ نے ایرانی قوم کو متحد کر دیا ہے، امریکہ اور اسرائیل نے اس جنگ کے ذریعے اپنے شہریوں کو بھی زیادہ خطرے سے دوچار کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ امریکہ کی نہیں اسرائیل کی جنگ ہے جسے امریکہ لڑ رہا ہے تاکہ اسرائیل کو خطے اور پھر دنیا میں غلبہ حاصل ہو جائے۔ امریکہ جانتا ہے کہ روس سے نیوکلیئر تنازع کی قیمت کیا ادا کرنا پڑے گی، نیوکلیئر تنازع ہوا تو ہیروشیما اور ناگاساکی پر نیوکلیئر بم حملے بچوں کا کھیل نظر آئیں گے، جبکہ امریکی وزیر خارجہ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران میں رجیم چینج موجودہ امریکی فوجی آپریشن کا باضابطہ ہدف نہیں ہے۔ امریکہ کی مکمل توجہ ایران کے میزائل پروگرام، ان کی تیاری کی صلاحیت اور بحری طاقت کو تباہ کرنے پر مرکوز ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ایران کے پاس کسی صورت جوہری ہتھیار نہ ہوں۔ اگر ایرانی عوام خود موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دیں تو امریکہ اسے ’خوش آئند‘ سمجھے گا تاہم یہ موجودہ جنگ کے ’مقاصد‘ میں شامل نہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کا خیال ہے کہ وہ ایران میں بغاوت پیدا کروا سکتا ہے۔

ہم ایک عرصہ سے مشرقِ وسطیٰ کے حوالے سے امریکہ اور اسرائیل کے اہداف کو مذہبی قرار دیتے رہے ہیں لیکن جس انداز میں اسرائیل اور امریکہ کی اعلیٰ قیادتیں اب کھل کر اسی ’سازشی تھیوری‘ کو بیان کر رہی ہیں، اُس نے ہمیں بھی حیران کر دیا ہے، گویا اب اُنہیں نتائج کی کوئی فکر نہیں۔ دوسری طرف ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ خامنہ ای کی ٹارگٹ کلنگ مذہبی جرم ہے جس کے نتائج سنگین ہوں گے، علاقائی ممالک کے ساتھ ایران کی کوئی جنگ نہیں اس لیے، ایران پر حملے سے متعلق علاقائی ممالک کو امریکہ پر دباؤ ڈالنا چاہیے۔ امریکہ نے مذاکرات کے بیچ ایران پر حملہ کر کے سفارت کاری کے راستے کو

بند کر دیا ہے کہ دھوکہ باز کی کسی بات پر یقین ممکن نہیں۔ ایرانی نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری جنرل علی لاریجانی نے کہا ہے کہ ایران نے لمبی جنگ کی تیاری کر رکھی ہے، ہم اپنی 6 ہزار سالہ تہذیب کا دفاع کریں گے، اس کے لیے قیمت خواہ کچھ بھی ہو، دشمن کو اندازے لگانے کی غلطی پر پچھتانا ہوگا۔

عرب ممالک میں امریکی اڈے ایران کے براہِ راست نشانے پر ہیں اور وہ انہیں پوری شدت سے نقصان بھی پہنچا رہا ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور اس کے حمایتی ان حملوں کو عرب ممالک پر حملے قرار دے رہے ہیں جبکہ ایران کا کہنا ہے کہ وہ امریکی ٹھکانوں پر حملے کر رہا ہے۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے اعلان کیا ہے کہ آبنائے ہرمز کی بندش ختم نہیں کی جائے گی اور اس آبی گزرگاہ سے گزرنے والے کسی بھی جہاز کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ آبنائے ہرمز سے دنیا کو تقریباً بیس فیصد تیل کی ترسیل ہوتی تھی اور اس گزرگاہ سے عرب ممالک کو نوے فیصد خوراک کی ترسیل بھی ہوتی تھی، جواب بند ہے۔

جنگ شروع ہوتے ہی ایران نے افغانستان، پاکستان اور دیگر برادر ممالک سے ملحقہ تمام سرحدیں مکمل طور پر بند کر دی ہیں۔ پاکستان کے تفتان بارڈر سمیت کیچ سے ملحقہ بارڈر بند کر کے تجارتی سرگرمیاں معطل کر دی گئی ہیں۔ ایران کی جانب سے اشیائے خورد و نوش اور ادویات کی تجارت رُک گئی ہے جس سے سرحدی تاجروں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ پاکستان، چین اور ایران کے دیگر ہمسایہ ممالک کو بھی اس جنگ کا بڑا معاشی دھچکا پہنچ رہا ہے۔

روس اور شمالی کوریا کی جانب سے ایران کے ساتھ کھڑے ہونے کے اعلانات نے صورت حال کو مزید گھمبیر بنا دیا ہے۔ عالمی طاقتوں کے ممکنہ بلاکس میں بٹ جانے سے کسی بھی علاقائی تصادم کا دائرہ کار لمحوں میں عالمی جنگ میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں چین، پاکستان اور ترکیہ کی محتاط سفارت کاری یقیناً اس منظر نامے میں اہمیت کی حامل ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ایران کو حالیہ جنگ یا گزشتہ برس ہونے والی جنگ میں بہت بڑا نقصان ملک کے اندر موجود امریکی اور اسرائیلی ایجنٹوں نے پہنچایا ہے۔ اُن کے تعاون کے بغیر ایران کو اتنا بڑا نقصان پہنچانا ممکن ہی نہیں تھا۔ سڑکوں پر لگے سکیورٹی کیمرے ہیک کر لئے گئے اور وہ تمام معلومات حاصل کر لی گئیں جو ایرانی قیادت کو ٹارگٹ کلنگ میں مدد و معاون ہوسکتی تھیں۔ شنید ہے کہ اسلام آباد کے سیف سٹی کیمروں میں بھی یہی اسرائیلی سافٹ ویئر استعمال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم!

عرب ممالک میں موجود امریکی اڈوں نے اُنہیں بھی جنگ میں حصہ دار اور ٹارگٹ تو بنا ہی دیا ہے اور یہ ممالک اس بات پر بھی ''پریشان'' ہیں کہ جنگ تو ایران اور امریکہ، اسرائیل کی تھی، ایران نے اُن پر کیوں حملہ کر دیا۔ عرب ممالک کے ان ''معصوم'' سوالات نے جنگی ماحول میں کامیڈی کی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ جبکہ ایران نے واضح جواب دیا ہے کہ حملے صرف امریکی اور اسرائیلی اڈوں پر کیے گئے ہیں۔

ایران پر ان حملوں کے بعد اسرائیل براہِ راست پاکستان تک پہنچ چکا ہے، نیتن یاہو تو کئی سال پہلے یہ کہہ چکا ہے کہ وہ پہلے ایران کو ختم کرے گا پھر پاکستان کی طرف آئے گا، اس وقت خدانخواستہ یہ صورت حال پیدا ہو چکی ہے کہ ابلیسی اتحادِ ثلاثہ کا اگلا نشانہ پاکستان ہوسکتا ہے۔ نائب وزیر اعظم محمد اسحاق ڈار کا سینٹ میں خطاب کرتے ہوئے کہنا تھا کہ ڈپلومیسی ہی مسئلے کا حل ہے۔ ڈائیلاگ کے ذریعے افہام و تفہیم کا راستہ نکل آئے گا۔ ہم دل و جان سے ایران کے ساتھ ہیں، معاملہ سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں، صورت حال نازک ہوئی تو اِس کے اثرات ہم پر بھی مرتب ہوں گے۔ نائب وزیر اعظم صاحب کو یہ بات نجانے کیوں یاد نہیں رہی کہ امریکہ اور اسرائیل نے جب ایران پر حملہ کیا تو ان کے مذاکرات چل رہے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اور اسرائیل مذاکرات کی زبان سمجھنا نہیں چاہتے بلکہ طاقت سے ہر مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں اور نائب وزیر اعظم صاحب کو یہ بات بھی اچھی طرح سے سمجھ لینی چاہیے کہ اصل سپر پاور امریکہ نہیں اللہ کی ذات ہے، اس لیے صرف اُس کی خوشنودی کے لیے ہی تمام تر اقدامات کیے جائیں۔ پاکستان کو اس خطرناک صورتِ حال میں اپنے اصل دشمن کو پہچان کر اُس کے گھیرے سے خود کو محفوظ رکھنا ہوگا۔ اسرائیل اور پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کی خواہش ہے کہ پاکستان کے ایٹمی دانت توڑ دیئے جائیں۔ اس کے لئے ہمیں عسکری کے ساتھ ساتھ نظریاتی تیاری بھی مکمل رکھنا ہوگی۔

عالمی سطح پر جب تک مسلمان ممالک آپس میں اتحاد اور اتفاق پیدا کر کے ایک بڑی اجتماعیت کی صورت اختیار نہیں کرتے، دشمن کا مقابلہ ممکن نہیں۔ سب کو سمجھ جانا چاہیے کہ:

یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

امانت و عہد کس قدر اہم؟

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 27 فروری 2026ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

اُمت پر یہ کیسا وقت آن پڑا ہے کہ رمضان کا مہینہ جو کہ رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے، اس دوران افغانستان اور پاکستان دو برادر مسلم ممالک میں جنگ شروع ہے اور دونوں طرف مسلمانوں کی لاشیں گر رہی ہیں۔ آج کی نشست میں تذکیر بالقرآن کے بعد اس موضوع پر بھی کلام ہوگا۔ آج تذکیر بالقرآن کا موضوع ہے: امانت اور ایفائے عہد۔ اسی طرح سوشل میڈیا پر گستاخیوں کا معاملہ انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ عدالتوں میں کیسز بھی چل رہے ہیں اور ایک کارروائی کے حوالے سے ریاستی اداروں نے قرآن مجید کے کچھ نسخوں کو اکٹھا کیا ہے جن کو غسل دینا شرعی تقاضا ہے کیونکہ اُن کی بے حرمتی کی گئی تھی۔ اس حوالے سے بھی اپنا دردِ دل اُمت کے سامنے رکھنا مقصود ہے۔

امانت کی پاسداری

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا خیانت کی مذمت کی ہے اور امانت کی پاسداری، وعدوں اور معاہدوں کو پورا کرنے کی تاکید کی ہے۔ اس حوالے سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کم و بیش 45 مرتبہ سے زیادہ مختلف پیرائیوں میں رہنمائی عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ سورۃ المومنوں کے آغاز میں ان مومنین کی صفات کو بیان کیا گیا جو کامیاب ہوں گے یعنی جنت میں جائیں گے۔ ان صفات میں جہاں نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا کرنے، بے ہودہ باتوں سے بچنے، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور گناہوں سے بچنے کا بیان ہے وہاں یہ صفت بھی بیان ہوئی:

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (۸)﴾ (المومنون) ''اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

ہمارے دین میں انسانوں کے معاملات کی درستگی اور اصلاح پر بھی بہت زور دیا گیا ہے اور سچی بات یہ ہے کہ میرا اور آپ کا امتحان عبادات میں کم ہے، جبکہ معاملات اور اخلاقیات میں زیادہ ہے۔ یعنی نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، قربانی، عمرے، اعتکاف وغیرہ میں مشقت ہے لیکن امتحان کم ہے۔ مثلاً نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ﴾ (العنکبوت:45) ''یقیناً نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بُرے کاموں سے۔''

مرتب: ابو ابراھیم

اگر ایک بندہ نماز تو پڑھتا ہے لیکن برائی اور بے حیائی سے نہیں بچتا تو گویا وہ معاملات کے لحاظ سے امتحان میں ناکام ہے۔ لیکن اگر میرا ایمان مضبوط ہوگا تو میں سات پردوں میں بھی برائی سے بچوں گا۔ ایمان کے بغیر عمل اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں مگر ایمان اور عقیدے سے آگے بڑھ کر اعمال صالحہ کا بھی تقاضا ہے۔ اعمال اور معاملات سے پتہ چلتا ہے کہ بندے کا ایمان کتنا مضبوط ہے۔ نماز میں ہم اقرار کرتے ہیں:

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾

لیکن باہر آ کر معاملات میں پتہ چلے گا کہ روزِ حساب پر ہمارا یقین ہے کہ نہیں۔ ایک بندہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے لیکن اس کے بعد معاملات سے پتہ چلے گا کہ دل کا تزکیہ ہوا یا نہیں۔ معاملات سے پتہ چلے گا کہ روزہ رکھ کر تقویٰ پیدا ہوا یا نہیں۔ اسی طرح امانت اور عہد کی پاسداری سے پتہ چلے گا کہ بندے کے دل میں ایمان اور آخرت کا خوف ہے یا نہیں۔ جتنی بھی فقہی کتب مرتب کی گئی ہیں ان کا تقریباً 25 سے 30 فیصد حصہ ایمانیات اور عبادات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ عموماً 70 سے 75 فیصد معاملات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے۔ معاملات میں نکاح بھی آتا ہے، خوشی غمی اور گھر گرہستی کے معاملات بھی آتے ہیں، حقوق العباد اور معاشی معاملات بھی آتے ہیں، حلال و حرام سمیت زندگی کے بیشتر مسائل اور معاملات کا بیان ہوتا ہے۔ ان معاملات میں ہی انسان کا اصل امتحان ہوتا ہے۔ ایک بندہ مسجد میں تو بڑا مومن بنا ہوا ہے لیکن باہر آتے ہی ڈیل کر رہا ہے کہ میرا کمیشن کتنا ہوگا، جھوٹ بولتا ہے، دھوکہ دیتا ہے، امانت میں خیانت کرتا ہے تو یہ بندگی نہیں ہے۔ اللہ کا حکم تو یہ ہے:

﴿اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ ﴾ (البقرۃ:208)
''اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔''

﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۰۲)﴾ (آل عمران)
''اور تمہیں ہرگز موت نہ آنے پائے مگر فرمانبرداری کی حالت میں۔''

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (۹۹)﴾ (الحجر)
''اور اپنے رب کی بندگی میں لگے رہیں یہاں تک کہ یقینی شے وقوع پذیر ہو جائے۔''

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ﴾ (الحدید:4)
''اور تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (۱۸)﴾ (قٓ) ''وہ کوئی لفظ بھی نہیں بولتا ہے مگر اُس کے پاس ایک مستعد نگران موجود ہوتا ہے۔''

﴿اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۳۸)﴾ (فاطر) ''یقیناً وہ واقف ہے سینوں میں چھپے رازوں سے۔''

﴿وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ﴾ (البقرۃ:284)
''اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کرو خواہ چھپاؤ اللہ تم سے اس کا محاسبہ کر لے گا۔''

''تو جس کسی نے ذرّہ کے ہم وزن بھی کوئی نیکی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا۔'' اور جس کسی نے ذرّہ کے ہم وزن کوئی بدی کی ہوگی، وہ بھی اُسے دیکھ لے گا'' (الزلزال 7، 8)

بہر حال مومن کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ امانت اور عہد کی پاسداری کرتا ہے، وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ جب خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے تو اس میں یہ جملہ بھی شامل ہوتا: ((لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَھْدَ لَہٗ)) اس کا کوئی ایمان نہیں جو امانت کی پاسداری نہ کرے اور اس کا کوئی دین نہیں جو وعدے کو پورا نہ کرے۔ یعنی اللہ کے رسول ﷺ نے امانت کو ایمان سے جوڑا اور وعدے کو دین سے جوڑا۔ اگر بندہ واقعتاً ایمان والا ہوگا تو امانت کی پاسداری کرے گا اور واقعتاً دین پر عمل پیرا ہوگا تو وعدہ پورا کرے گا۔

امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ صرف مال و دولت کسی کے پاس رکھوا دینا ہی امانت نہیں ہے بلکہ قرض بھی امانت ہے، وعدے کے مطابق وقت پر لوٹانا ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ)) مجلس کے راز بھی امانت ہیں۔ کسی اجلاس کی کارروائی کی رپورٹ بھی امانت ہے۔ کسی عالم سے کوئی فرد کسی ذاتی مسئلے پر رائے پوچھتا ہے تو وہ بھی امانت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا﴾ (النساء: 58) ''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو۔''

عام طور پر یہ آیت الیکشن کے موقع پر بیان کی جاتی ہے کہ جناب ووٹ ایک مقدس امانت ہے۔ لیکن اس امانت کا فارم 45 اور 47 کے ذریعے کیا حشر کیا جاتا ہے، سب کو معلوم ہے۔ تاہم اللہ کا حکم یہ ہے کہ مناصب اور عہدے اہل لوگوں کے حوالے کرو۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ والدین کے حقوق، زوجین کے حقوق، اولاد کے حقوق سمیت تمام حقوق العباد بھی امانت ہیں۔ ان حقوق کو ادا کرنا بندے پر فرض ہے۔ اسی طرح اپنے وجود کا بھی حق ہے کیونکہ اس میں میرا کچھ نہیں ہے۔ میری آنکھ، کان، ناک، تمام اعضاء، تمام صلاحیتیں، تمام نعمتیں امانت ہیں اور ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۸﴾ (التکاثر) ''پھر اُس دن تم سے ضرور پوچھا جائے گا نعمتوں کے بارے میں۔''

جو بھی نعمتیں ہمیں حاصل ہیں وہ اللہ کی امانت ہیں، اُن کے بارے میں ہم نے جواب دینا ہے کہ ان کا صحیح استعمال کیا یا نہیں۔ اگر اللہ کی دی گئی تعلیمات کے مطابق اُن کا استعمال کر رہا ہوں تو یہ امانت کی پاسداری ہے، ورنہ خیانت ہے۔ اسی طرح روح بھی اللہ کی امانت ہے۔ اس کے بھی حقوق ہیں۔ گناہوں سے روح آلودہ ہو جاتی ہے۔ اُس کو پاک کرنے کے لیے توبہ ضروری ہے اور پھر وحی کی تعلیم کے ذریعے اس کی نشوونما کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا روح کے حقوق کا ادا کرنا ہے۔ یہ قرآن بھی ہمارے پاس امانت ہے۔ اللہ کے آخری رسول ﷺ نے ہمارے حوالے کیا اور فرمایا:

((تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا: کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ نَبِیِّہٖ)) ''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی اکرم (ﷺ) کی سنت۔''

اسی طرح قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا﴾ (آل عمران: 103) ''اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو مل جل کر۔''

بہر حال قرآن ہمارے پاس اللہ کی امانت ہے اور رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے، یعنی قرآن سے تعلق کو جوڑنے کا مہینہ ہے۔ ایک بہترین موقع تنظیم اسلامی اور انجمن ہائے خدام القرآن کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے کہ ملک بھر میں کم و بیش 150 مقامات پر نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن اور بعض مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن کروایا جا رہا ہے۔ یہ قرآن مجید کے حقوق ادا کرنے کا سنہری موقع ہے، اسے سنیے، سمجھیے، پڑھیے اور پھر اس کی تعلیمات کے مطابق عمل کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ (المائدۃ: 3) ''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے۔''

اللہ کے نبی ﷺ پورا دین ہمیں دے کر گئے اور قائم کر کے ایک نمونہ بھی اُمت کے سامنے پیش فرما دیا۔ ختم نبوت کے بعد اس دین کے قیام کی ذمہ داری اس امت کو سونپی گئی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((فلیبلغ الشاہد الغائب)) تم میں سے جو یہاں موجود ہیں اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں پر موجود نہیں۔ لیکن ہم نے آپ ﷺ کی اس امانت کے ساتھ کیا کیا۔ بقول حالی ؎

وہ دین جو بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں آج غریب الغربا ہے

امانت کی پاسداری کا تصور بہت وسیع ہے، زندگی کا کوئی حصہ اس سے باہر نہیں ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ زندگی کے ہر حصہ میں امانت کی پاسداری کی جائے۔

ایفائے عہد

زیر مطالعہ آیت میں آگے فرمایا: ﴿وَعَھْدِھِمْ رٰعُوْنَ ۸﴾ ''اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

حدیث میں ہے:

((لا دین لمن لا عھد له)) اس کا کوئی دین نہیں جو وعدے کو پورا نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ (المائدہ: 1) ''اے اہل ایمان! اپنے عہد و پیمان (قول و قرار) کو پورا کیا کرو۔'' اے ایمان والو اپنے وعدوں کو اپنے معاہدوں کو پورا کرو۔

وعدہ یکطرفہ ہوتا ہے اور معاہدہ دوطرفہ ہوتا ہے لیکن دونوں کو پورا کرنا لازم ہے۔ معاہدے کو ہم عدالت میں چیلنج کر سکتے ہیں لیکن وعدے کو چیلنج نہیں کر سکتے۔ البتہ وعدے کو توڑنا کبیرہ گناہ ہے جس کی سخت سزا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْـُٔوْلًا ۳۴﴾ (بنی اسرائیل) ''یقیناً عہد کے بارے میں باز پرس ہوگی۔''

قرض کا لین دین بھی ایک معاہدہ ہے اس کو پورا کرنا لازم ہے۔ اس حوالے سے قرآن مجید کی طویل ترین آیت (البقرہ: 282) میں ہدایات دی گئی ہیں۔ اسی طرح احادیث میں بھی قرض کی ادائیگی کے بارے میں بہت تلقین کی گئی۔ یہاں تک کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: شہید کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''بالفرض ایک شخص اللہ کی راہ میں قتل یعنی شہید ہو، پھر زندہ ہو، پھر شہید ہو، پھر زندہ ہو، پھر شہید ہو تب بھی قرض معاف نہیں ہوگا۔'' آپ ﷺ کے سامنے جب بھی جنازہ لایا گیا، آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھانے سے پہلے لازماً پوچھا: اس کے ذمہ قرض ہے؟ اگر اُس کے ذمہ قرض ہوتا اور پیچھے اتنا ترکہ چھوڑ گیا ہوتا کہ قرض ادا ہو جائے یا کوئی دوسرا اس کا قرض چکانے کا ذمہ لیتا تو آپ ﷺ جنازہ پڑھاتے ورنہ نہیں۔ یعنی معاہدے کی پاسداری کی دین میں اس قدر اہمیت ہے۔ اسی طرح وعدے کی پاسداری بھی بہت اہم ہے۔ وعدے کی تین قسمیں ہیں: ایک وعدہ وہ ہے جو بندہ اپنے آپ سے کرتا ہے۔ جیسا کہ رمضان

میں جب امام صاحب دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ تو ہمیں رمضان کے بعد بھی نماز اور قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرما تو ہم سب زور سے آمین کہتے ہیں۔ یہ آمین بھی ایک وعدہ ہے کہ ہم رمضان کے بعد بھی نماز اور قرآن پڑھیں گے، اسی طرح خواتین اپنے آپ سے وعدہ کرتی ہیں کہ ہم شرعی پردہ کریں گی، بچوں کی دینی تعلیم و تربیت پر فوکس کریں گی وغیرہ۔ اسی طرح کچھ وعدے ہم دوسروں سے کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لکھے جاتے ہیں جو معاہدہ کہلاتے ہیں اور کچھ نہیں لکھے جاتے، جیسے سوسائٹی کے رولز کو ہم تسلیم کرتے ہیں اور پھر ان کو فالو کرنا ہماری ذمہ داری ہوتی ہے۔ مثلاً پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا وغیرہ۔ اللہ کے دین میں یہ بندوں کے حقوق کہلاتے ہیں اور ان کو ادا کرنا فرض ہے۔ یہ بھی ایک طرح سے اللہ سے ہمارا وعدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ سے ایک اور وعدہ بھی ہم نے کیا ہوا ہے جس کو عہد الست کہا جاتا ہے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ڔ شَهِدْنَا ڔ﴾ (الاعراف:172) ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! ہم اس پر گواہ ہیں۔“

اللہ سے یہ عہد ہم عالم ارواح میں کر کے آئے ہیں اور سب نے اس عہد کی پاسداری کا وعدہ کیا ہے۔ دنیا میں آ کر اگر کوئی بندہ اس عہد کو بھول جاتا ہے تو رب نے یاددہانی کے لیے پیغمبروں اور اپنی کتابوں کو بھیجا ہے۔ جیسا کہ قرآن کے آغاز میں ہی یہ یاددہانی موجود ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ ”تمام حمد (اور تمام شکر) اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

پھر شعوری طور پر کوئی بندہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو یہ عہد کرتا ہے: اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ”میں اقرار کرتا ہوں کہ نہیں لائق عبادت کے مگر اللہ اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔“ اسی طرح ہر نماز کی ہر رکعت میں ہم اس عہد کو تازہ کرتے ہیں: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ ”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں (اور کرتے رہیں گے) اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (اور مانگتے رہیں گے)۔“

یہ پوری زندگی کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ شروع میں عرض کیا ہمارا امتحان عبادات میں کم ہے اور معاملات میں زیادہ ہے۔ وعدے ہمارے ممبران اسمبلی بھی کرتے ہیں، ججز بھی کرتے ہیں، حکمران بھی کرتے ہیں، ہر عہدے کا حلف اُٹھاتے وقت ایک عہد کیا جاتا ہے اور عہدے امانت ہیں۔ جو امانت اور عہد کی پاسداری کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ اس کے برعکس منافق کی چار نشانیاں بیان ہوئیں: جب بات کرے، جھوٹ بولے، جب وعدے کرے تو اُس کی خلاف ورزی کرے، جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے اور جب جھگڑا ہو تو گالم گلوچ کرے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس میں یہ ساری صفات ہوں وہ پکا منافق ہے۔

ماہ رمضان اور حرمت قرآن

رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ ہم نے اپنے خطابات جمعہ میں بھی اور دیگر فورمز پر بھی اس بات کو اُٹھایا ہے کہ سوشل میڈیا پر گزشتہ کچھ عرصہ سے توہین مقدسات کا سلسلہ جاری ہے۔ کچھ دیگر دینی اور ذمہ دار حلقوں نے بھی اس حوالے سے آواز اُٹھائی ہے۔ گستاخیاں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ ذمہ داران بھی سر پکڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔ ریاستی اداروں نے ایک میسج بھی ریکارڈ کر کے شہریوں میں عام کیا کہ اپنے بچوں کو ان فتنوں سے بچائیں اور ان کی حفاظت کریں۔ ریاستی اداروں نے قرآن مجید کے کم و بیش 39 نسخوں کو جمع کیا ہے جن کے ساتھ ظالم گستاخوں نے بے حرمتی کا بدترین معاملہ کیا تھا۔ ان نسخوں کو غسل دینے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی اور کچھ دیگر دینی حلقوں نے بھی ریاستی اداروں سے درخواست کی تھی کہ آپ ان نسخوں کو قانونی ثبوت کے طور پر اپنے پاس ضرور رکھیں مگر شرعی تقاضا یہ ہے کہ ان نسخوں کو غسل دیا جائے۔ ہم تمام علماء اور دینی حلقوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس حوالے سے آواز اُٹھائیں۔ یہ قرآن پاک کی حرمت اور عظمت کا مسئلہ ہے۔ ہم روزے رکھ کر تقویٰ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس تقویٰ کا ایک تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ کی نشانیوں کی عظمت کا اقرار بھی کریں اور احترام بھی کریں۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی ہے۔ حکومت چاہے تو ایک دن میں کئی قانون پاس کر لیتی ہے، ایک قانون اس حوالے سے بھی بنا دیا جائے تاکہ قرآن کے ان نسخوں کو پاک کیا جا سکے۔ ہم ریاستی اداروں اور حکومتوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ قرآن کی بے حرمتی کرنے والے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ سب کے لیے عبرت کا سامان ہو۔ حکومت اور اداروں کے پاس جو طاقت اور اختیار ہے وہ کہاں کہاں استعمال نہیں ہو رہا، کیا اس معاملے میں طاقت اور اختیار کا استعمال نہیں ہو سکتا؟ ہم سب محمد مصطفیٰ ﷺ کے امتی ہیں، روزِ قیامت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو کیا جواب دیں گے؟

پاک افغان جنگ

بدقسمتی سے جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ ہوگیا، پاک افغان جنگ شروع ہوگئی اور دونوں طرف مسلمانوں کی لاشیں گر رہی ہیں اور اسلام دشمن قوتوں کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک امت بنایا ہے۔ قرآن میں فرمایا: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات:10) ”یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

رمضان کا مہینہ اگرچہ حرمت والے مہینوں میں شمار نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس مہینہ کا تقدس اور احترام ہے۔ اس مقدس ماہ میں ایک مسلمان کے ہاتھوں دوسرے مسلمان کا خون بہہ رہا ہے۔ یہ ہمارے پالیسی سازوں اور حکمرانوں کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اس پر شرمندہ ہونے کی بجائے دونوں طرف سے اشتعال انگیز بیانات داغے جا رہے ہیں، پریس کانفرنسیں ہو رہی ہیں کہ ہم نے اتنے مار دیئے، اتنے مار دیئے وغیرہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں طرف سے غلطیاں بھی ہوئی ہیں، مگر ان غلطیوں کا ازالہ کرنے کی بجائے ایک دوسرے کا خون بہانا کونسی عقلمندی ہے اور اس کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے؟ ہمارے حکمران ہوش کے ناخن لیں اور اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ابلیسی اتحاد ثلاثہ (امریکہ، اسرائیل اور انڈیا) اسلام دشمنی میں باہم متحد ہو چکے ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے میں سب سے بڑی رکاوٹ ایٹمی پاکستان ہے۔ ابلیسی اتحاد ثلاثہ ایک طرف انڈیا کو جنگ کے لیے اُکسا رہا ہے اور دوسری طرف افغانستان کی سرزمین کو بھی ہمارے خلاف استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ تیسری طرف ایران کے خلاف بھی امریکہ اور اسرائیل نے جنگ شروع کر دی ہے۔ خدانخواستہ ایران کو شکست ہو جاتی ہے تو اس کے بعد وہ پاکستان کی سرحدوں تک پہنچ جائیں گے۔ ہمارا گمان ہے کہ ہمارے بڑوں کو اتنی سمجھ ضرور ہوگی کہ وہ حالات کا اندازہ کر سکیں۔ جنگ کے برعکس مذاکرات کے ذریعے اپنے مسائل حل کریں اور دہشت گردی کے خلاف دونوں ملک مل کر حکمت عملی بنائیں۔ مستقبل کے منظر نامے کو مدنظر رکھ کر پالیسی بنائیں کیونکہ یہی وہ علاقہ ہے جسے احادیث میں خراسان کہا گیا ہے اور احادیث کے مطابق یہاں سے اسلامی لشکر حضرت مہدی کی نصرت کے لیے جائیں گے۔ یہود کو یہ سب معلوم ہے، اسی لیے وہ اس خطے کو جنگ میں جھونکنا چاہتے ہیں تاکہ ہم آپس میں ہی لڑتے رہیں اور مستقبل کے لیے کوئی تیاری نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں طرف کے حکمرانوں کو ہدایت عطا فرمائے، عام مسلمانوں کے دلوں سے بھی ایک دوسرے کی نفرت کو دور کر دے اور ایمان کے رشتے کو مضبوط کر دے۔ آمین!

اعتکاف کی اہمیت، فضیلت، مقاصد

عبدالمجید ندیم

عربی زبان میں اعتکاف کا مطلب رکنا اور تھم جانا ہے اور اصطلاحِ شرعی میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کسی مرد یا عورت کا اپنے معتکف میں قیام پذیر ہوجانا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک کر ادب و احترام سے بیٹھ رہنے کا نام اعتکاف ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: ''اور ہم نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ سے عہد و پیمان لیا کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف کردیں۔''

آیت مبارکہ کے مندرجات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ گھر بیت اللہ شریف کے طواف اور رکوع و سجود کے ساتھ ساتھ اعتکاف کو بھی قربِ الٰہی کا ذریعہ بتایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے دو اولعزم پیغمبروں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ وہ معتکفین کے لیے انتظام و انصرام کریں۔ اس سے اعتکاف کے قدیم ہونے اور انسانی شخصیت کی تعمیر میں روحانی اثرات مرتب کرنے کا پتہ چلتا ہے۔ سورۃ البقرہ ہی کی آیت نمبر 187 میں احکامات کا تذکرہ کرتے ہوئے ﴿وانتم عاکفون فی المساجد﴾ کے الفاظ آئے ہیں جو اعتکاف کی مشروعیت کے ساتھ ساتھ اس کے احکامات کا پتہ بھی دے رہے ہیں۔ اعتکاف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ہر سال اعتکاف کا اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا وفات تک یہ معمول رہا کہ آپ ہر سال رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی ازواجِ مطہرات بھی آپؐ کی سنت کی پیروی میں اعتکاف فرماتی تھیں۔'' (بخاری، کتاب الاعتکاف)

اعتکاف کے فوائد: (1) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف کر دیتا ہے، (2) دنیا کے جھگڑوں سے محفوظ رہتا ہے، (3) اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اعتکاف معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہتا ہے، (4) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح و تقدیس میں رہتا ہے، (5) مسجد چونکہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس لیے حالت اعتکاف میں معتکف اللہ تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر کا مہمان ہوتا ہے۔

اعتکاف کرنے والا اتنا پاکیزہ و برگزیدہ ہوجاتا ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا تو اسے دو حج اور دو عمرے ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔'' (بیہقی فی شعب الایمان)

حقیقت یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والے کی مثال احرام باندھنے والے کی ہے جو اللہ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہونے کے لیے دنیا کے تمام علائق اور ضرورتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح اعتکاف کرنے والا رمضان کے آخری عشرے میں تمام تعلقات کو خیرباد کہہ کر مسجد کے کسی کونے میں بیٹھ کر اللہ کے در کا فقیر بن جاتا ہے۔ اس کی یہ درویشی اور فقیری اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند آتی ہے۔ اس کی یہ عاجزانہ شان دیکھ کر اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ مہربان ہوجاتے ہیں اور اسے جہنم کی آگ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھٹکارا عطا کرنے کے ساتھ ساتھ جنت کا مستحق بنا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اعتکاف کرنے والوں کے لیے اس قدر جوش میں ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دن کا بھی اعتکاف کرے تو اس کے لیے اعلان کیا جاتا ہے جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایسی تین خندقیں بنا دے گا جن کے درمیان آسمان و زمین کے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلہ ہوگا۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ان دو خندقوں کے درمیان مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلہ ہوگا (درِ منثور)۔

اس روایت میں دو باتیں قابلِ غور ہیں ایک تو یہ کہ اعتکاف کی ساری عظمت کا تعلق انسان کی نیت کے خلوص کے ساتھ ہے۔ اگر یہ نیت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی ہوگی تو اس کا اجر و ثواب جہنم کی آگ سے آزادی کی صورت میں آئے گا۔ ظاہر ہے کہ ایک صاحبِ ایمان کے لیے اس سے بڑی کامیابی کیا ہوسکتی ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچا لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: ''پس جو شخص جہنم کی آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر لیا گیا تو وہ حقیقت میں کامیاب ہوگیا۔'' (آلِ عمران: 185)۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دن کے اعتکاف کی برکات اتنی زیادہ ہیں تو پورے عشرے کے اعتکاف پر اللہ تعالیٰ کی داد و دہش کتنی زیادہ ہوں گی۔

اعتکاف کی شرائط:

اعتکاف کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے جن کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں ہوگا۔ علامہ علاؤالدین کاسانیؒ لکھتے ہیں کہ: (1) مسلمان ہونا، (2) عقلمند ہونا (دیوانہ شخص احکامِ اسلام کا مکلف نہیں ہوتا)، (3) جنابت، حیض و نفاس سے پاک ہونا، (4) اعتکاف کی نیت کرے اس کے لیے کہ بغیر نیت کے عبادت صحیح نہیں ہوتی، (5) سنت اعتکاف کے لیے معتکف کا روزہ دار ہونا شرط ہے، (6) مرد معتکف کے لیے اعتکاف کے لیے مسجد ہونا شرط ہے اور خواتین اپنے گھر میں اعتکاف کریں گی، مسجد میں اعتکاف نہیں کریں گی۔ اپنے گھر میں عورت کا اعتکاف محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔ اور اپنے محلہ کی مسجد میں اعتکاف بڑی مسجد میں اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الاعتکاف، ج2، ص108)

اعتکاف کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ معتکف 20 رمضان کی شام غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد کے اندر پہنچ جائے۔

علامہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اول وقت جس میں معتکف اعتکاف گاہ میں داخل ہوتا ہے وہ سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر قبل ہے اور اسی بات پر آئمہ اربعہ اور اہل علم کے ایک طبقہ کا اتفاق ہے، کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں

میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام ؓ کو بھی اس کی ترغیب دیا کرتے تھے اور دس کا شمار راتوں کی گنتی کے اعتبار سے کیا ہے۔ پس اس میں (عشرہ اخیرہ کی) پہلی رات بھی شامل ہے ورنہ یہ عدد بالکل پورا ہی نہیں ہوتا۔ (سنن النسائی)

اعتکاف کی اقسام:

فقہی اعتبار سے اعتکاف کی تین اقسام ہیں۔

واجب ،منت کا اعتکاف،: اعتکاف کی نذر مانی یعنی زبان سے کہا میرا فلاں کام ہوگا تو میں اللہ کے لیے فلاں دن یا اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا، تو ایسی صورت میں کام ہو جانے پر مقررہ دنوں کا اعتکاف واجب ہوگا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اپنی نذروں کو پورا کیا کرو۔'' (الحج:29)۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ ایک رات میں مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔'' (صحیح بخاری)۔ منت کے اعتکاف میں روزہ شرط ہے، یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کہا کہ روزہ نہ رکھے گا جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے۔ اور اگر رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ رات میں روزہ نہیں ہوسکتا اور اگر یوں کہا کہ ایک دن رات کا مجھ پر اعتکاف ہے تو منت صحیح ہے۔ (الدر المختار، کتاب الصوم، ج3،ص496)

سنت اعتکاف:

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے۔ حضور ﷺ ہمیشہ مدینہ منورہ میں ہر سال رمضان المبارک میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اسے فقہی اعتبار سے سنت مؤکدہ علی الکفایہ کہا جاتا ہے۔ یعنی پورے شہر میں کسی ایک نے کرلیا تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سبھی گناہ گار ہوں گے۔ ان دنوں کا روزہ رکھنا بھی معتکف کے لیے شرط ہے۔ اگر کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا تو روزے کے علاوہ اعتکاف کی بھی قضاء لازم ہوگی۔ (الدر المختار، کتاب الصوم، ج3،ص494)

مستحب/نفلی اعتکاف:

نذر واجب اور سنت مؤکدہ کی شرائط سے ہٹ کر جو اعتکاف کیا جائے وہ نفلی اعتکاف کہلاتا ہے۔ اس کے لیے روزہ کی شرط اور وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ جب بھی مسجد میں داخل ہوں اعتکاف کی نیت کر لیجیے، اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، ج1،ص211)

اعتکاف کو توڑنے والے امور:

(1) معتکف کا شرعی وطبعی عذر کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا (شرعی عذر سے مراد غسلِ واجب یا وضو کے لیے مسجد سے نکلنا اور طبعی عذر سے مراد قضائے حاجت کے لیے مسجد سے نکلنا)۔ (2) حالتِ اعتکاف میں مباشرت کرنا۔ (3) عورت اعتکاف میں ہو تو حیض ونفاس کا جاری ہو جانا۔ (4) اگر مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا تو جمعہ پڑھنے کے لیے دوسری مسجد میں جانا عذر شرعی ہے، اس کے لیے اذان جمعہ کے بعد نکلے۔ (5) کسی وقت کوئی حادثہ ہو جائے تو جان و مال بچانے کے لیے مسجد سے نکلنا جائز ہے۔ (6) مریض کی عیادت اور نماز جنازہ میں شرکت کے لیے اگر مسجد سے باہر گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (7) معتکف کو بے ہوشی یا جنون طاری ہوا اور اتنا طول پکڑ گیا کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اور قضا واجب ہے۔ (8) مرض کے علاج کے لیے مسجد سے نکلے تو اعتکاف فاسد ہو گیا۔ (9) اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے، اس لیے روزہ توڑنے سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عُذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (10) اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر کے نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ بھول کر ہی نکلا ہو (فتاویٰ ہندیہ، ج1،ص211)، (11) معتکف نے حرام مال یا نشہ کی چیز رات میں کھائی تو اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ ہندیہ، ج1،ص213) مگر اس حرام کام کا گناہ ہوا توبہ کرے۔ (12) معتکف نے دن میں بھول کر کھا لیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا، گالی گلوچ یا جھگڑا کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا مگر بے نور و بے برکت ہوتا ہے (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصوم، ج1،ص213)، (13) اعتکاف بیٹھنے کے لیے خواتین شرعی عذر (حیض) روکنے کے لیے ٹیبلٹ یا انجکشن استعمال کرنا چاہیں تو غروب آفتاب سے لے کر اذانِ فجر سے قبل تک ٹیبلٹ لے سکتی یا انجکشن لگوا سکتی ہیں۔ لیکن اگر انجکشن لگوانے یا گولیاں کھانے کے باوجود کسی وقت عذرِ شرعی لاحق ہو جائے، چاہے وہ تھوڑی دیر کے لیے ہی ہو، تو مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (15) رمضان المبارک میں معتکف یا معتکفہ (مرد یا عورت) کا کسی عذر کی وجہ سے مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے، مثلاً ضرورت سے زائد اعتکاف گاہ سے باہر رہے یا معتکفہ (عورت) کو حیض آجائے یا نفاس (بچے کی پیدائش) ہو جائے یا کوئی اور بیماری یا تکلیف لاحق ہو جائے تو جتنے دن کا اعتکاف رہ جائے، اور رمضان المبارک کے روزے بھی اتنے ہی ہوں تو عید کے بعد جب رمضان کے روزوں کی قضا کرے تو اعتکاف کی بھی قضا کرلے۔

اعتکاف کے مکروہات:

(1) بالکل خاموشی اختیار کرنا کہ ذکر و نعت اور دعوت وتبلیغ کی بجائے خاموش رہنے کو عبادت سمجھا تو یہ مکروہ تحریمی ہے۔ اگر بری باتوں سے خاموش رہا تو وہ اعلیٰ درجے کی چیز ہے۔ (2) مال و اسباب مسجد میں لاکر بغرضِ تجارت بیچنا یا خریدنا۔ (3) لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

اعتکاف کا مقصد:

شیخ ابن رجبؒ لکھتے ہیں: ''معتکف اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے ذکر و یاد کے لیے پابند کر لیتا ہے اپنی ذات کو ہر اس عمل سے الگ کر لیتا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے سے مشغول کر دے، وہ دل اور جسم دونوں کو اپنے رب تعالیٰ کے قرب کے ذرائع کے لیے اس طرح پابند کر لیتا ہے کہ اب اس کا مقصود و منزل اللہ اور اس کی رضا کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔''

معتکف پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جہاں وہ اعتکاف کے دوران کی جانے والی نیکیوں کا اجر و ثواب سمیٹتا ہے وہیں پر اسے ان تمام نیک اعمال کا ثواب بھی ملے گا جو اعتکاف سے باہر ہونے کی صورت میں سرانجام دیئے جا سکتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر وہ ان دنوں میں کسی بیمار کی عیادت کا پروگرام رکھتا تھا یا اپنے والدین کی خدمت کا معمول تھا جسے وہ اعتکاف کی وجہ سے پورا نہیں کر سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمتِ کاملہ سے یہ اور اس طرح کے دوسرے نیک اعمال کا ثواب عطا فرمائے گا۔ حدیث کے الفاظ ہیں: ''اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لیے ان ساری نیکیوں کا ثواب بھی جاری کر دیا جاتا ہے جو اس طرح کے وہ لوگ بجالاتے ہیں جو اعتکاف میں نہیں ہیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب الاعتکاف)

اعتکاف کرنے والے کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے لیے لیلۃ القدر کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص اعتکاف کرتا ہے

اس کے زیادہ تر لمحات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتے ہیں۔ اس کے لیے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کا تلاش کرنا نسبتاً آسان ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کو اعتکاف کے ساتھ ساتھ لیلۃ القدر بھی نصیب ہوجائے اس کی قسمت کا کیا ہی کہنا! ایک طرف تو اسے اعتکاف کا ثواب مل رہا ہے اور دوسری طرف اسے ایک ایسی رات مل گئی ہے جس کی عبادت و ریاضت ہزار مہینے کی عبادت سے کہیں زیادہ افضل ہے اور صرف یہی نہیں اسے حضرت جبریل امینؑ اور ان کے ساتھ اترنے والے بے شمار فرشتوں کی جانب سے ان تمام برکات سے وافر حصہ بھی مل چکا ہے جو انہی خوش نصیبوں کو ملتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنا برگزیدہ و چنیدہ ہونے کا شرف عطا فرماتے ہیں۔ ان تمام فضائل کے ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اعتکاف کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل کر لے۔ ایک عشرے کے لیے اپنے خاندان، دوست واحباب اور کاروبار سے الگ تھلگ ہونے کا مقصد اس احساس کو تازہ کرنا ہے کہ ایک صاحبِ ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی معیت ہی سب سے بڑا اعزاز ہے۔ وہ وصالِ رب کی لذت سے آشنا ہونے کے لیے خلوت کے لمحات کو ترجیح دیتا ہے تاکہ وہ پوری یکسوئی اور انہماک کے ساتھ اپنے خالق و مالک کے ساتھ وابستہ ہوجائے۔ یوں تو اس کی یہ وابستگی ظاہری طور پر نو یا دس دن ہوتی ہے لیکن اس کے نتیجے میں اس کا اپنے رب کے ساتھ اس قدر مضبوط رشتہ استوار ہوجاتا ہے کہ زمانے کی کوئی گردش اسے کمزور نہیں کرسکتی۔ اعتکاف کا ایک مقصد اس احساس کو بھی تازہ کرتا ہے کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا مہمان بن کر اس کے آستانے پر آگیا ہے لہٰذا اس کی حیثیت ایک فقیر کی سی ہے اور وہ جس کا مہمان بن کر آیا ہے وہ اس کائنات کے سب سے زیادہ داد و دہش کرنے والے ہیں۔ اس کا یہ احساس اسے ان تمام خزانوں سے مالا مال کروا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ پھر یہ بات بھی سو فی صد سچ ہے کہ اگر ہم کسی دنیوی طور پر بااثر اور امیر شخص کے مہمان بنیں تو وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر اپنے مہمان کی عزت افزائی کرتا ہے تو تصور کیجیے کہ ربِ ذوالجلال جو سارے خزانوں کے مالک و مختار ہیں ان کی فیاضی کا کیا عالم ہوگا۔ یاد رکھیے اعتکاف اسی وقت ایک عظیم الشان عبادت بن سکتا ہے جب معتکفین اسے اُس کی روح کے مطابق سرانجام دیں۔ ❁

پریس ریلیز 6 مارچ 2026ء

غزوۂ بدر کا پیغام طاغوتی قوتوں کی جارحیت کے خلاف ڈٹ جانا ہے۔ مسلم ممالک آپس میں اتحاد واتفاق پیدا کریں تاکہ دشمن کی سازشوں کو ناکام بنایا جاسکے۔

شجاع الدین شیخ

غزوۂ بدر کا پیغام طاغوتی قوتوں کی جارحیت کے خلاف ڈٹ جانا ہے۔ مسلم ممالک آپس میں اتحاد واتفاق پیدا کریں تاکہ دشمن کی سازشوں کو ناکام بنایا جاسکے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو اللہ کے رسول ﷺ کی زیرِ قیادت 313 جانثارانِ اسلام نے عددی لحاظ سے تین گنا بڑی اور بھرپور اسلحہ سے لیس مشرکین مکہ کی فوج کو میدانِ جنگ میں للکارا اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جان کی بازی لگاتے ہوئے شجاعت اور بہادری کی عظیم ترین مثال قائم کردی۔ اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے مابین اس عظیم معرکہ کو یوم الفرقان قرار دیا اور مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔ بعد ازاں 6 برس کے قلیل عرصہ میں 8 ہجری کو رمضان المبارک میں ہی مسلمانوں نے مکہ فتح کرلیا جس کے بعد جزیرہ نما عرب میں اللہ کے دین کی مکمل حکمرانی قائم ہوگئی۔ حقیقت یہ ہے کہ تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے غلبۂ دین کے لیے کی جانے والی یہ ایمان افروز جدوجہد اُمتِ مسلمہ کے ہر فرد کے لیے مشعل راہ ہے۔ آج مسلمان دنیا بھر میں اس لیے مغلوب ہیں کہ اُنہوں نے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اللہ کے دین کو اپنانے اور نافذ و قائم کرنے سے گریز کیا ہے۔ ایمان کے اس ضعف اور قرآن و جہاد سے دوری کے سبب اللہ تعالیٰ نے دشمن کے دلوں سے مسلمانوں کا رعب نکال دیا ہے اور دنیا کے ہر کونے میں طاغوتی قوتیں مسلمانوں پر بدترین ظلم و ستم ڈھا رہی ہیں، جس کی زندہ مثالیں فلسطین وغزہ اور اب ایران میں اسرائیل اور امریکہ کی بہیمانہ جارحیت ہیں۔ بھارت گزشتہ پون صدی سے کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم ڈھا رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امتِ مسلمہ غزوۂ بدر کی روح کو پھر سے زندہ کرے۔ فضائے بدر پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت بھی ہمارے شاملِ حال ہوگی، طاغوتی قوتوں کو منہ توڑ جواب دیا جاسکے گا اور ہم دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوسکیں گے۔ ان شاء اللہ!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

قرآنِ حکیم کی فکری و عملی رہنمائی (آن لائن کورس)

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بذاتِ خود مرتب اور بیان کردہ

قرآن حکیم کے منتخب نصاب پر مشتمل۔ الہدیٰ سیریز کے 44 آڈیو لیکچرز

Learning Management System

موبائل فون پر لیکچر سنیں۔ موبائل فون پر پیپر حل کریں۔ موبائل فون پر رزلٹ حاصل کریں

Sign up at: www.QuranAcademyLahore.com

Whatsapp: 03334470224

مرکزی انجمن خدام القرآن 36-K Model Town Lahore

درِ توبہ کھلا ہے......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

امریکی سیکرٹری سٹیٹ کونڈولیزارائس نے 2006ء میں لبنان اور اسرائیل مابین بڑھتی ہوئی جھڑپوں کو ایک نئے مشرقِ وسطیٰ کی پیدائش کے لیے دردِزہ سے تشبیہ دی تھی۔ کہا کہ امریکہ کے مفادات اسرائیل کی حمایت سے وابستہ ہیں۔ نیز عرب ممالک سے امریکی اتحاد، مثلاً سعودی عرب، مصر، اور اردن کے ساتھ، بالآخر اسلامی جہادی تنظیموں مثلاً حزب اللہ اور حماس کے خاتمے کے لیے اہم ہیں۔ اس وقت یہ بیان دنیا بھر میں تشویش سے پڑھا گیا، جس میں گریٹر اسرائیل بھی مضمر تھا۔

آج ہم وہ سارے مناظر اپنے سامنے 2026ء میں دیکھ رہے ہیں۔ بیس سالوں میں مسلمانوں کا بے پناہ خون پلوں کے نیچے سے بہہ چکا۔ مشرقِ وسطیٰ تا افریقہ مسلمان ممالک چھلنی ہو گئے۔ امریکہ بے آبرو ہو کر افغانستان سے نکل گیا۔ ان بیس سالوں میں کئی مسلم ممالک مابین الجھاؤ اور فساد کے بیج بوئے گئے جو آج بھی جاری ہے۔ نہ صرف یمن، لیبیا، سوڈان، بلکہ الجیریا اور مراکش میں سرحدی تنازعہ۔ اور ادھر ہم پڑوسی! شام ٹکڑوں میں بٹ گیا، اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ عرب ممالک مابین نہ صرف تناؤ ابھرتا، ڈوبتا رہا بلکہ پوری ہیئت بالخصوص سعودی عرب اور امارات کی بدل گئی۔ مشرقِ وسطیٰ اسی دوران غزہ میں ڈھائی سالہ انسانی تاریخ کے ہولناک قتلِ عام اور نسل کشی، اسرائیل کے ہاتھوں دم بخود بلا امداد دیکھتا رہا۔ امریکہ، یورپ، اسرائیل کا بھرپور اسلحہ، غزہ کو کھنڈرات اور ملبوں میں دبی لاشوں میں بدلتا رہا۔ پوری ایک خوبصورت انسانی تہذیب، معصوم بچوں، عورتوں سمیت قبرستانوں میں ڈھل گئی۔ ظلم کے ہاتھ کوئی نہ توڑ سکا۔ کاغذی کارروائیاں جنگی جرائم کے تحت مجرم نامزد کرتی رہ گئیں۔ بین الاقوامی قوانین، حقوقِ انسانی کی تنظیمیں، جنیوا کنونشنز بھی غیر مؤثر تماش بین ثابت ہوئے۔

امریکہ، ٹرمپ جیسے صدر کو دوبارہ منتخب کر کے تاریخِ عالم میں ریکارڈ توڑ جرائم، انسانیت سے کھیلنے کو لے آیا۔ ہر نیا دن ایک نئی جنگ کی خبر سناتا ہے۔ پس پردہ ہاتھ اسی ٹرمپ کے ہوتے ہیں جو اپنے مؤقف بدلنے میں ادنیٰ ترین تامل نہیں کرتا۔ 'دوسرے ممالک کی جنگیں نہیں لڑوں گا۔ ان میں نہیں الجھوں گا'۔ 'حکومتیں بدلنے کی پالیسی اب نہ ہوگی'۔ اور پھر عین یہی دونوں کام پوری تن دہی سے سرانجام دیے۔ غزہ کے بعد اب ایران میں خامنہ ای حکومت ختم کرنے کے لیے مذاکرات کے بیچوں بیچ جنگ چھیڑ دی۔ سینئر اسرائیلی دفاعی اہلکار نے رائٹر کو بتایا کہ ان حملوں کا پلان کئی ماہ سے ہو رہا تھا۔ تاریخ بھی طے ہو چکی تھی۔ مقصد حکومت بدلنا تھا، کہ 'بہادر' ایرانی عوام اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ یو این میں امریکی سفیر نے کہا کہ اپنے اتحادیوں کو بچانے کے لیے ایران پر حملہ ضروری تھا۔ (اصلاً تو یہ صرف اسرائیلی اتحادی ہے جس کی خاطر مشرقِ وسطیٰ کی زمین اسلحے سے مسلسل چھلنی کی گئی ہے۔ امریکی ڈالر ان جنگوں میں بہا کر امریکی عوام کے معاشی حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔) یاد رہے کہ اسرائیل کے تحفظ ہی کے لیے بار بار عراق جنگوں میں روندا گیا۔

امریکہ کا اعتبار تو پہلے بھی نہ تھا اب اس کی سفارت کاری بے وقعت ہو گئی، کہ دونوں مرتبہ مذاکرات کے بیچ جنگ ایران سے چھیڑ دی۔ غزہ پر بھی امریکی، اسرائیلی جنگ بندی کے وعدے ہوا ہو گئے۔ نیز کانگریس سے اجازت اور اس کی تائید کے بغیر یہ جنگ چھیڑی۔ جس پر ڈیموکریٹ اور MAGA 'امریکہ کو دوبارہ عظیم بناؤ' تحریک کے حمایتیوں کی مخالفت کا بھی سامنا ہوگا۔ رہا نیا مشرقِ وسطیٰ تو صورتِ حال یہ ہے کہ ایرانی حکومت بدلنے کو اسرائیل نے امریکہ کی پشت پناہی سے بے دریغ بھرپور میزائل ایران بھر میں داغے۔ حسبِ روایت یہاں بھی بچے مارنا نہ بھولا۔ سکول میں حملہ کر کے 165 بچیاں نشانہ بنا ڈالیں۔ جواباً ایران نے اسرائیل پر پے درپے ایئربیس، کمانڈ ہیڈکوارٹر، دفاعی صنعتی کمپلیکس پر بھرپور حملے کیے۔ 27 امریکی فوجی اڈے مشرقِ وسطیٰ میں چونکہ موجود ہیں لہٰذا عرب ممالک بھی نشان زد رہے۔ ایران کے قطر میں 114 جگہ حملوں کے شارپنل گرنے سے 16 افراد زخمی ہوئے۔ 166 ایرانی میزائل داغے گئے، کویت، امارات، بحرین، اردن، سعودی عرب، سب دھماکوں، میزائلوں کی زد میں رہے۔

جنگ ایران، اسرائیل، امریکہ کی ہے۔ حال، حلیہ، ناک نقشہ خلیجی ممالک، مشرقِ وسطیٰ کا بدل رہا ہے۔ سو واضح اسباق ٹرمپی سیاست، ٹرمپی دوستی اور بیانات، چالبازیوں کے ہیں کہ وہ جو کہتا ہے عین اس کے مخالف کرتا ہے۔ 'جنگیں نہیں لڑوں گا'۔ ڈٹ کر غزہ پر اسلحہ برسایا، لمحہ لمحہ پلاننگ میں ہمراہ رہا۔ موت برسانے، قبرستان اجاڑنے، سے لے کر بھوک ننگ، فاقہ کشی مسلط کرنے تک۔ ہمارے لیے جو خوشامد، تعریفوں کے پل باندھ رہا ہے۔ پہلے 7 جہاز گرائے پاکستان کے بہادروں نے، اب تعداد بڑھاتے 11 جہازوں تک لے آیا ہے۔ یہ بلا سبب نہیں!

انھیں ایران کا نیوکلیئر پروگرام قبول نہ تھا۔ ہمارا تو پوری صہیونی مغربی دنیا کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ کیا ہم امریکہ کے محبوب دوست عرب ممالک پر اسرائیلی جنگ کے ہاتھوں، ایرانی میزائل گرتے دیکھ رہے ہیں؟ کل کلاں ہمارے ساتھ کیا نہیں ہوسکتا؟ ہم جنت الحمقاء سے جتنی جلد نکل آئیں اتنا بہتر! اس وقت پوری مسلم دنیا اچانک ہی جنگ میں جھونک دی گئی ہے اور ہم امریکہ کو خوش کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کر رہے! پناہ بخدا! امارات میں 137 میزائل، 209 ڈرون پھینکے گئے۔ ایک ہلاکت 7 زخمی ہوئے۔ امریکی اڈے ان امریکہ، اسرائیل کے مددگار دوست ممالک میں کیا میزائل کھانے کو ہیں؟ امریکہ محفوظ بیٹھا ہے سمندر پار! غزہ کو مدد کا لقمہ تک نہ دیا ڈھائی سال ان کی محبت میں؟ ابراہیمی معاہدوں کے بدلے عربوں کی جان شکنجے میں؟ سعودی عرب، قطر کے اربوں، کھربوں کے تحائف، نذرانے کیا اس دن کے لیے تھے؟

اپنی فکر کریں! پالیسیاں پاکستان کے مفادات اور اخوتِ اسلامی کے تابع رہ کر بنائیں۔ صرف ایک نظر ہنود، یہود، صہیونی گٹھ جوڑ دیکھ لیں۔ مودی دو دن کے دورے پر تل ابیب گیا۔ نیتن یاہو غزہ کا ICC, ICJ کی جانب سے جنگی مجرم ہے۔ مودی کشمیر اور گجرات پر بدنام زمانہ ہے انسانی حقوق پر تو، ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل!

مودی نے غزہ قتل عام پر مکمل خاموشی رکھی۔ نیتن یاہو نے اپنے خطاب میں اسے اسرائیل کے لیے دوست سے بھی بڑھ کر بھائی گردانا (بچھڑا بدل بھائی! بنی اسرائیل کا بچھڑا اور ادھر گئو ماتا کا بچھڑا) مودی نے پارلیمنٹ (کنسیٹ) میں خطاب کرتے ہوئے اسرائیل کو 'فادر لینڈ' اور بھارت کو 'مدر لینڈ' قرار دیا۔ خوب تالیاں بجیں ممبران کی طرف سے نیا رشتہ طے ہونے پر! مودی کو اعلیٰ ترین سول اعزاز 'میڈل آف آنرز' دیا گیا۔ دو بچھڑے اور بچھڑے بھائیوں کے ملاپ پر ایجنڈہ کیا تھا؟ (دیگر) ہم خیال ممالک کے ساتھ ایک مکمل نیا نظام، وسیع تر اتحاد، راسخ العقیدہ مسلمانوں کے خلاف۔ معاشی، سفارتی، سیکورٹی تعلقات پر مبنی تعاون و اتحاد ہوگا۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ یو این کو پرے دھکیل کر ٹرمپ کے بورڈ آف پیس اور نتین یاہو، مودی کا یہ اتحاد سامنے لایا جانے کو ہے۔ ہماری سینیٹ نے بجا طور پر اسے علاقائی اور بین الاقوامی خطرے کا باعث قرار دیتے ہوئے آواز اس کے خلاف اٹھائی تھی۔ مسلمانوں کو، بالخصوص پاکستان کو خطے میں جاری امریکی، اسرائیلی یلغار کی روشنی میں سوچنا ہوگا؟ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے! اب سبھی کچھ عیاں ہے۔ گزشتہ 26 سالوں میں کیا کچھ نہ ہوگیا؟ یہ ہماری اسلام سے دوری کے سارے شاخسانے ہیں۔ آپ انھیں سیکولر فدوی بن بن دکھا رہے ہیں، اور وہ آپ کو بہر طور دشمن اور غلام گردانتے ہیں۔ پاکستان سے شدید خائف اور اس کی جان کے لاگو ہیں۔ رمضان میں توبۃ النصوح کر کے رب کی طرف پلٹیے۔ آنے والے مشکل ترین دجالی ادوار کے لیے قرآن اٹھائیے، اسباق پکے کیجیے۔ در توبہ کھلا ہے!

❀❀❀

ضرورت رشتہ

☆ کراچی میں رہائش پذیر اردو سپیکنگ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 34 سال، (مطلقہ، 4 بیٹیاں جو پہلے خاوند کے پاس ہیں)، تعلیم گریجوایشن کمپوٹر سائنس، قد "11 .'5، صوم وصلوٰۃ اور پردے کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0343-2156072

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

(b) شاہانہ اخراجات اور خسارے کی سرمایہ کاری' بجٹ کے خسارے اور تجارتی خسارے کا خاتمہ۔

(c) کرپشن پر قابو پایا جائے۔ اس وقت 1000 ارب روپے سے زیادہ کی کرپشن اور ٹیکس چوری ہے۔☆

(d) حکمرانوں' سیاست دانوں اور افسران کے بیرونِ ملک اکاؤنٹس کی ملک میں واپسی سے سرمائے کی قلت پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

(e) لوٹی ہوئی دولت کی بازیابی۔ اب عالمی قوانین معاون بھی ہیں' کم از کم 150 ارب ڈالر رقم واپس مل سکتی ہے۔☆

(f) بیرونِ ملک پاکستانیوں سے تعمیرِ وطن کے لیے زرِ مبادلہ فراہم کرنے کی اپیل۔

(g) زکوٰۃ اور ٹیکسز کی بلا امتیاز موثر وصولیوں کا معتدل نظام۔

اگر کوئی یہ کہے کہ حکومت ایسے قرض اضطراری حالت میں لیتی ہے لہٰذا ''الضرورات تبیح المحظورات'' اور ''ما أبیح للضرورۃ یقدر بقدرھا'' کے شرعی قواعد کے تحت بین الاقوامی سودی معاہدوں اور ان کی بنیاد پر سود کی ادائیگی کی اجازت دی جاسکتی ہے تو ہمیں اس منطق سے اس لیے اتفاق نہیں ہے کہ ان شرعی قواعد کے اطلاق کے لیے جو شرائط شریعت نے مقرر کی ہیں وہ یہاں مفقود ہیں۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

☆ (2021ء کے اعداد و شمار کے مطابق)

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1413 دن گزر چکے!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(26 فروری تا 4 مارچ 2026ء)

جمعرات 26 فروری: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 27 فروری: مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ صاحب سے مختصر ملاقات ہوئی۔ خطاب جمعہ (تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں ارشاد فرمایا۔

اتوار 01 مارچ: حالاتِ حاضرہ کے حوالہ سے مرکزی اسرہ کے ایک خصوصی اجلاس کی صدارت کی۔ بعد ازاں ملی یکجہتی کونسل کے ایک آن لائن اجلاس میں شرکت اور مختصر گفتگو کی۔

پیر 02 مارچ: Naseeha Institute کے چند نوجوان ذمہ داران سے ملاقات اور باہمی تعارف و باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔ بعد ازاں قرشی یونیورسٹی میں "Building Strong Relations" کے موضوع پر خطاب کیا اور طلبہ کے سوالات کے جوابات دیئے۔

منگل 03 مارچ: University of Central Punjab میں "Identity Crisis and Purpose in the Light of Quranic Guidance" کے موضوع پر خطاب کیا اور طلبہ کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دوپہر میں حالات حاضرہ کے حوالہ سے مرکز تنظیم اسلامی لاہور میں پالیسی بیان ریکارڈ کرایا۔

بدھ 04 مارچ: University of Lahore میں "Faith in Digital Age" کے موضوع پر خطاب کیا اور طلبہ کے سوالات کے جوابات دیئے۔

معمول کی سرگرمیاں: مرکز تنظیم اسلامی لاہور میں تنظیمی امور انجام دیئے۔ منتفقہ ترجمہ و نصاب قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ لاہور میں دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری جاری ہے۔

ساری دنیا کے انسانو: آؤ اسلام کی طرف

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

امریکہ کے ایران پر حالیہ حملے کے تناظر میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ دنیا کو اسلام کے عادلانہ نظام کی طرف دعوت دی جائے تاکہ عالمی امن کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے۔ یہ موقع ہے کہ ہم اس مؤثر ترین ہتھیار کو استعمال کریں۔ اگرچہ عالم اسلام کی حالت زار ''اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں'' کے مصداق ہے مگر ''مجھے ہے حکم اذاں لاالٰہ الا اللہ''۔ وما توفیقی الا باللہ۔

دنیا اس وقت جنگوں، ظلم، معاشی ناانصافی، اخلاقی انحطاط اور روحانی بے چینی کا شکار ہے۔ طاقت کی سیاست نے کمزور اقوام کو عدم تحفظ میں مبتلا کر دیا ہے اور عالمی امن ایک نایاب شے بنتا جا رہا ہے۔ ایسے نازک حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانیت اس سرچشمۂ ہدایت کی طرف رجوع کرے جو خالق کائنات کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ اسلام وہ جامع اور کامل دین ہے جو تمام انبیائے کرام ؊ کی مشترکہ دعوت رہا اور جس کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر فرما دی۔

قرآن مجید اعلان کرتا ہے: ''اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔'' (آل عمران: 19)

اور ایک اور مقام پر فرمایا: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا۔'' (المائدہ:3)

یہ دین کسی ایک قوم یا خطے کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور ہم نے آپ ؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔'' (الانبیاء:107)

اسلام کا بنیادی ستون عدل ہے۔ قرآن حکم دیتا ہے: ''بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔'' (النحل:90)

مزید فرمایا: ''کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے نہ روکے، عدل کرو یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔'' (المائدہ:8)

یہ وہ اصول ہے جو بین الاقوامی تعلقات میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اگر طاقتور اقوام اپنے مفادات کے بجائے انصاف کو بنیاد بنائیں تو جنگوں کا دروازہ بند ہو سکتا ہے۔ اسلام انسان کی جان، مال اور عزت کو مقدس قرار دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

''تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والا ہے۔'' (صحیح بخاری)

اسلام جبر کا دین نہیں بلکہ دعوت و حکمت کا دین ہے۔ قرآن کہتا ہے: دین میں کوئی جبر نہیں۔'' (البقرہ: 256) اور فرمایا: ''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو۔'' (النحل:125)

اسی بنیاد پر ہم امریکہ کو بالخصوص اور دنیا کے تمام ممالک کو بالعموم یہ پُرامن دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلام کے عادلانہ خدائی نظام کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کریں۔ یہ نظام حکمران کو جواب دہ بناتا ہے، سودی استحصال کو روکتا ہے، دولت کی منصفانہ تقسیم کی تعلیم دیتا ہے، اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور طاقت کے استعمال کو اخلاقی حدود میں مقید کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔'' (صحیح بخاری)

یہ تصورِ جواب دہی عالمی قیادتوں کے لیے ایک بنیادی اصول فراہم کرتا ہے کہ اقتدار امانت ہے، ذاتی یا قومی مفاد کا ذریعہ نہیں۔

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب اس کے اصولوں پر حقیقی معنوں میں عمل کیا گیا تو مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ ایک عادلانہ معاشرے میں امن کے ساتھ رہے۔ حضرت عمر ؓ کے دور میں ایک عام شہری بھی خلیفہ کے سامنے اپنے حق کے لیے کھڑا ہو سکتا تھا، یہی وہ عدل ہے جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔

یہ اپیل کسی جبر یا تصادم کی دعوت نہیں بلکہ فکری و اخلاقی بیداری کی دعوت ہے۔ ہم تمام اقوام سے کہتے ہیں کہ وہ طاقت کے بجائے انصاف، تعصب کے بجائے رحم، اور مفاد کے بجائے حق کو معیار بنائیں۔ اسلام کا پیغام انسان کو اس کے رب سے جوڑتا ہے اور اسی تعلق کے ذریعے اسے ظلم سے روکتا ہے۔

آؤ! ہم سب مل کر اس راستے کی طرف قدم بڑھائیں جو انبیائے کرام ؊ کی مشترکہ تعلیمات سے روشن ہے۔ اگر دنیا واقعی امن، انصاف اور انسانی وقار چاہتی ہے تو اسے اس الٰہی ہدایت کی طرف سنجیدگی سے رجوع کرنا ہوگا جو خالق انسانیت نے انسانیت ہی کی فلاح کے لیے نازل فرمائی ہے۔

عالمی امن کا ضامن اسلام ہے جو تمام نبیوں کی مشترک میراث ہے اور اس کی تکمیل محمد ﷺ پر ہوئی ہے۔ امریکہ کو بالخصوص اور تمام ممالک کو بالعموم اسلام کے عادلانہ خدائی نظام کو اختیار کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تاکہ سارے انسانوں کو دنیا و آخرت کے ہولناک نقصانات سے بچایا جا سکے۔ اس سے پہلے کہ دنیا تباہی سے دوچار ہو مسلم ممالک بالخصوص پاکستان اور سعودی عرب کو عالمی رہنماؤں کو اسلام کے عادلانہ و منصفانہ اور شرف انسانیت کے حامل نظام کو قبول کرنے کی دعوت دینی چاہیے۔

دنیا اس وقت بے چینی، جنگوں، معاشی عدم توازن اور اخلاقی بحرانوں کا شکار ہے۔ طاقت کی کشمکش نے انسانیت کو تقسیم کر رکھا ہے اور عالمی امن ایک خواب بنتا جا رہا ہے۔ ایسے ماحول میں یہ سوال نہایت اہم ہو جاتا ہے کہ وہ کون سا نظام ہے جو واقعی عدل، مساوات اور دائمی امن کی ضمانت دے سکتا ہے۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اسلام وہ الٰہی نظام ہے جو تمام انبیائے کرام ؊ کی مشترک دعوت کا تسلسل ہے اور جس کی تکمیل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہوئی۔

اسلام کسی خاص نسل، قوم یا خطے تک محدود پیغام نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہدایت ہے۔ قرآن مجید اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قبائل اور قوموں میں اس لیے تقسیم کیا تاکہ وہ ایک دوسرے کو پہچانیں، نہ کہ ایک دوسرے پر برتری جتائیں۔ اس تعلیم کی بنیاد عدل، رحم، امانت اور انسانی حرمت پر ہے۔ اسلام کا عادلانہ نظام اس بات پر زور دیتا ہے کہ طاقت قانون کے تابع ہو، کمزور

کا حق محفوظ ہو اور حکمران خود کو عوام کا خادم سمجھے۔

آج امریکہ سمیت دنیا کی تمام طاقتیں اگر اپنی پالیسیاں طاقت کے توازن اور مفادات کے بجائے عدل اور اخلاق کے اصولوں پر استوار کریں تو عالمی منظرنامہ بدل سکتا ہے۔ اسلام کا تصورِ عدل یہ ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی انصاف سے نہ ہٹنے دے۔ یہ تعلیم بین الاقوامی تعلقات میں بھی اسی قدر مؤثر ہو سکتی ہے جتنی انفرادی زندگی میں۔ اگر ریاستیں خود کو جواب دہ سمجھیں، ظلم اور استحصال سے اجتناب کریں، اور انسان کی جان و مال کو مقدس تصور کریں تو بہت سے تنازعات خود بخود ختم ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ کلام: ہم امریکہ کو بالخصوص اور دنیا کے تمام ممالک کو بالعموم یہ پُرامن دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلام کے عادلانہ خدائی نظام کا مطالعہ کریں، اس کی اصل تعلیمات کو تعصب سے بالاتر ہو کر سمجھیں، اور ان اصولوں کو اختیار کرنے پر غور کریں جو انسانیت کی فلاح کے ضامن ہیں۔ یہ دعوت کسی جبر یا سیاسی غلبے کی نہیں بلکہ فکری و اخلاقی غور و فکر کی دعوت ہے۔ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ جب اس کے اصولوں پر حقیقی معنوں میں عمل کیا گیا تو مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے لوگ ایک ہی معاشرے میں امن کے ساتھ زندگی گزارنے کے قابل ہوئے۔

عالمی امن صرف معاہدوں اور ہتھیاروں کے توازن سے قائم نہیں رہتا بلکہ اخلاقی بنیادوں سے مضبوط ہوتا ہے۔ اسلام توحید کے ذریعے انسان کو ایک خدا کے سامنے جواب دہ بناتا ہے، اور یہی احساسِ جواب دہی اسے ظلم سے روکتا ہے۔ اگر عالمی قیادتیں اس شعور کو اپنا لیں کہ اقتدار ایک امانت ہے اور ہر فیصلہ خدا کے حضور پیش ہونا ہے تو پالیسیاں زیادہ منصفانہ اور انسان دوست ہو سکتی ہیں۔

یہ ایک اپیل ہے جو سوچنے کی، سمجھنے کی، اور اس راستے کی طرف قدم بڑھانے کی جو انبیائے کرام ؑ کی مشترکہ تعلیمات سے روشن ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک، خواہ وہ کسی بھی طاقت یا نظریے کے حامل ہوں، انصاف، رحم اور خدائی ہدایت پر مبنی نظام کی طرف متوجہ ہوں تاکہ انسانیت ایک حقیقی اور پائیدار امن کی منزل پا سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اقوام کو حق کو پہچاننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دنیا حقیقی امن اور آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو۔ آمین!

داعی رجوع الی القرآن، بانی تنظیم اسلامی
ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل
بیانُ القرآن
ترجمہ و مختصر تفسیر
کی شہرۂ آفاق پذیرائی اور مقبولیت کے بعد اب پیش ہے:

فری ہوم ڈیلیوری کے ساتھ

❀ دیدہ زیب ٹائٹل ❀ مضبوط جلد ❀ 1248 صفحات

❀ ڈیلکس ایڈیشن: ~~4500~~ کے بجائے 2200 روپے
❀ سٹینڈرڈ ایڈیشن: ~~2500~~ کے بجائے 1500 روپے

مکتبہ خُدّام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)
maktaba@tanzeem.org 0301-1115348

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ پوٹھوہار کے سابقہ معتمد حلقہ محترم محمد زمان کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ برائے بیمار پرسی: 0312-5483568

☆ حلقہ کراچی وسطی، راشد منہاس جوہر 2 کے معتمد محترم محمد نوید خسرو کا آپریشن متوقع ہے۔
برائے بیمار پرسی: 0336-3502711

☆ حلقہ سرگودھا کے ناظم دعوت محترم حمید اللہ خان کی زوجہ شدید علیل ہیں۔ برائے بیمار پرسی: 0321-3494300

اللہ تعالیٰ تمام بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

❀❀❀

افغان پالیسی کے مشرفی اثرات، اقبال اور منوجی کا فلسفہ

رفیق چودھری

یہ کالم 2013ء میں ندائے خلافت کے شمارہ نمبر 42 میں شائع ہوا تھا۔ اس وقت تک پرویز مشرف کی افغان پالیسی کے اثرات کھل کر سامنے آنا شروع ہو چکے تھے، دوسری طرف انڈیا اور امریکہ کے عزائم بھی واضح تھے کہ وہ خطے کے مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر انہیں کمزور کرنا اور پاکستان کے ٹکڑے کرنا چاہتے تھے۔ جنرل حمید گل تک خود یہ تسلیم کر رہے تھے کہ افغانستان بہانہ ہے پاکستان اصل نشانہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ سب جانتے ہوئے بھی ہمارے حکمرانوں اور پالیسی سازوں نے دشمنوں کے عزائم کو کیوں پورا کیا؟ 2013ء میں لکھا گیا یہ کالم دشمنانِ اسلام کے انہی عزائم اور اپنوں کا دشمنوں کے ہاتھوں استعمال ہونا واضح کر رہا ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے قندِ مکرر کے طور پر پیش خدمت ہے۔

پاکستانی میڈیا آج بڑے کرب کے ساتھ یہ خبر دیتا ہے کہ افغانستان کی سرزمین سے پاکستان پر بار بار حملے ہو رہے ہیں، جبکہ یہی پاکستانی میڈیا تھا جو پرویزی نعرہ ”سب سے پہلے پاکستان“ کا راگ الاپنے میں پرویز مشرف سے بھی دو قدم آگے تھا۔ تب ”نظریاتی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ریاست کے اس اہم ستون“ کو ملک کی ان نظریاتی سرحدوں کا تعین بھی کیوں یاد نہ رہا جو مملکت خداداد پاکستان کے بانیان نے پیش کیا تھا اور جس نظریہ کی بنیاد پر یہ ملک حاصل کیا گیا۔ اقبال نے تو کہا تھا۔

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی
یہ ہندی، وہ خراسانی، یہ افغانی، وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اچھل کر بیکراں ہو جا
غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغِ حرم اڑنے سے پہلے پرفشاں ہو جا

اقبال کے نزدیک جغرافیائی سرحدوں سے زیادہ اہم ہماری نظریاتی سرحدیں تھیں، جن پر ہماری اصل قوت اور سلامتی کا انحصار تھا۔

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

اقبال کا ایمان تھا کہ ہندو اکثریت کی اجارہ داری اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے اگرچہ الگ وطن ضروری ہے، لیکن جہاں اسلام اور امت مسلمہ کی بات آ جائے تو وہاں وحدت اُمت کے سامنے وطنیت کی جغرافیائی سرحدیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ ؎

نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفویؐ خاک میں اس بت کو ملا دے!

اقبال کے ان نظریات کی صداقت کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو کہ ڈکٹیٹر ہی سہی لیکن جب اللہ کے ایک بندے نے سب سے پہلے پاکستان کی بجائے ”سب سے پہلے اسلام“ کا نعرہ لگایا تھا اور کہا تھا کہ ”افغان ہمارے مسلمان بھائی ہیں، ان کی مدد ہم پر فرض ہے چاہے اس کی ہمیں کتنی بھی قیمت ادا کیوں نہ کرنی پڑے“ تو چشم فلک نے دیکھا تھا کہ اس جذبۂ اتحادِ اُمت کی برکت سے نہ صرف یہ کہ مشترکہ دشمن سوویت یونین کو بہت بڑی شکست ہوئی بلکہ اس کا شیرازہ بھی بکھر گیا اور نتیجتاً مزید چھ اسلامی ریاستیں دنیا کے نقشے پر اُبھر کر سامنے آگئیں اور اس کے ساتھ ہی افغانستان بھی پاکستان کا دایاں بازو بن گیا کہ جس کی موجودگی میں پاکستان کی مغربی سرحد بالکل محفوظ تھی اور طالبان ایسے بے لوث اتحادی تھے کہ جن کی موجودگی میں کوئی پاکستان و اسلام دشمن ایجنٹ افغانستان کی سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ پاکستان کے مغربی حصوں میں کسی قسم کی یورش، دراندازی، دہشت گردی کا احتمال ہرگز نہ تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ افغانستان کی سرزمین کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کا دیرینہ بھارتی منصوبہ جو ایک طرح سے اس کے دھرم یعنی منوجی کے فلسفہ میں شامل ہے، بھی طالبان کی موجودگی میں مٹی میں مل چکا تھا اور اس طرح پاکستان ایک انتہائی محفوظ و مضبوط پوزیشن میں آ چکا تھا، جس کو اب صرف کشمیر پر فوکس کرنا تھا۔ جبکہ پاکستان کی یہی پوزیشن اسلام اور پاکستان دشمن قوتیں نہیں دیکھنا چاہتی تھیں۔ خاص طور پر بھارت اور اس کی خفیہ ایجنسی ”را“ جس کے ہاتھ سے ایک طرف افغانستان کا اہم محاذ نکل چکا تھا تو دوسری طرف کشمیر میں جاری تحریک اس کے لیے نزع کا عالم تھی۔ ان حالات میں جبکہ امریکہ کو اپنے صہیونی وصلیبی مقاصد کے تحت اسلام اور جہادی تحریک کا راستہ روکنا تھا اور بھارت بھی کشمیر کی تحریک آزادی کا رشتہ دہشت گردی سے جوڑ کر اسے کمزور کرنا چاہتا تھا، لہٰذا افغانستان میں دوبارہ محاذ کھولنے کے لیے را، موساد اور CIA گٹھ جوڑ نے 9/11 کا طے شدہ ڈرامار چایا اور پاکستان میں پرویز مشرف کی صورت میں انہیں ایک ایسا اتحادی مل گیا جو عوام کی سامنے تو مکے لہراتا، غراتا تھا لیکن دشمن ملت کی ایک فون کال پر ڈھیر ہو جاتا تھا۔ اس نے اپنے آقاؤں کے پلید منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنے دائیں بازو اور مسلمان بھائیوں کے خلاف دشمنوں کا اتحادی بن کر وحدت اُمت اور مسلمان اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا اور اپنی اس ناپاک جسارت کو جواز فراہم کرنے کے لیے ”سب سے پہلے پاکستان“ کا نعرہ گھڑ لیا۔

یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ ہر ایک قوم کا غدار اور کٹھ پتلی حکمران اپنے بیرونی آقاؤں کے مقاصد رزیلہ کو ایسے ہی جز وقتی نعروں کی آڑ میں پورا کیا کرتا ہے جو کہ محض اپنی رعایا کو بے وقوف بنانے لیے تراش لیے جاتے ہیں۔ لیکن افسوس پاکستانی میڈیا پر جو اس انتہائی بے پایاں، بے وقعت، اسلام اور نظریۂ پاکستان سے متصادم اور آمادۂ سرکشی پرویزی نعرہ کو فروغ دینے میں شاہ سے بھی زیادہ شاہ کا وفادار نکلا۔ حتیٰ کہ اس وفاداری میں ان قومی نظریات کو بھی بالائے طاق رکھ دیا گیا جو مملکت پاکستان کے وجود کی بنیاد تھے۔ بقول اقبال ؎

جو کرے گا امتیاز رنگ و خوں مٹ جائے گا
ترک خرگاہی ہو یا اعرابی والا گہر!
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہو گئی
اُڑ گیا تو دنیا سے مانند خاکِ راہ گزر

صرف ایک امید سے وابستہ تھا ہمارا مستقبل ع ”پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ“ اور یہ بھی کہ ع ”موج ہے دریا میں بیرونِ دریا کچھ نہیں“ اقبال نے یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ وحدت اُمت کو توڑنے اور شجرِ ملت سے الگ ہونے کا انجام بالآخر کیا ہوتا ہے ؎

حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز
''ملک ہاتھوں سے گیا' ملت کی آنکھیں کھل گئیں''
حق ترا چشمے عطا کرد است غافل در نگر!

مغرب کی حکمت کا محور و مرکز ہمیشہ وحدت اُمت کو توڑنا رہا ہے۔ خلافت عثمانیہ سے لے کر سقوطِ ڈھاکہ تک مغرب کی سازشیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ نائن الیون سازش کے پس پردہ بھی احیائے اسلام کی تحریکوں کو کچلنا اور وحدت اُمت کو پارہ پارہ کرنا شامل تھا۔ سوویت یونین کے خلاف متحدہ جدوجہد کے بعد افغان طالبان پاکستان کے صرف وفادار اور جاں نثار سپاہی نہیں بلکہ پاکستان کی قوت بازو بھی بن چکے تھے۔ امریکہ اور بھارت کو یہ ہرگز گوارا نہ تھا، سو انہوں نے مشرف کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کرلیا۔ ایک بھائی، ایک بازو، ایک ملک ہم سے جدا ہوگیا۔ وحدت سے جو قوت ہمیں نصیب ہوئی تھی، چھین لی گئی، لیکن ملت کی آنکھیں کھل کر بھی نہ کھلیں۔ پرویز کے جانشین آج بھی اس کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ انہی ملک دشمن پالیسیوں کی بدولت آج انہوں نے ایک طرف افغانوں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے اور دوسری طرف اپنے ازلی دشمن کو فیورٹ نیشن قرار دے کر اسے ملکی سالمیت اور قومی سلامتی سے کھلواڑ کا موقع فراہم کر رکھا ہے۔

آج ہمارا دانشور طبقہ اور آزاد میڈیا ''امن کی آشا'' کا راگ الاپتے نہیں تھکتا۔ جبکہ یہی ''دانا'' میڈیا اور دفاعی وزارتیں ایک طرف افغانستان میں بھارت کی غیر معمولی سفارتی سرگرمیوں اور دراندازی کا رونا روتی ہیں اور دوسری طرف بلوچستان میں بھی بھارتی مداخلت کو ثابت کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس سب کے باوجود انڈیا کو فیورٹ قرار دے کر بالآخر ہم کس کو دھوکہ دے رہے ہیں؟ اور سب سے اہم یہ کہ ہمارا مادر پدر آزاد میڈیا نظریۂ پاکستان کو پس پشت ڈال کر صبح و شام جس ''امن کی آشا'' کی ''مالا جپ رہا ہے''، بھارتی خفیہ ذہن اس ''آشا'' کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے؟ دیکھیے 2 فروری 2010ء کو ایک انگریزی روزنامہ کی شائع شدہ رپورٹ، جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ''بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کی ایک دستاویز کے انکشافات کے مطابق بھارت نے را کی زیر نگرانی ایک سپیشل کاؤنٹر انٹیلی جنس تنظیم ''CITX'' قائم کی ہے جس کو پاکستان میں بڑے پیمانے پر ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کا ٹاسک دیا گیا ہے۔ اس دوران نئی دہلی کی جانب سے پاکستان کے ساتھ مذاکرات میں سرگرمی دکھائی جائے گی اور پاکستان کو مسلسل مذاکرات کے عمل میں اُلجھایا جائے گا۔''

چلیے! یہ تو 2010ء کے شروع کی رپورٹ تھی۔ پرانی بات سہی۔ اس کے بعد سے صبح و شام ''امن کی آشا'' کا ورد کرتا ہوا پاکستانی میڈیا اور موسٹ فیورٹ انڈیا کا ''وظیفہ کرتا'' ہوا حکمران طبقہ بتا دے کہ اس ''ورد'' کے ردعمل میں بھارتی ذہنیت اپنے قدیم منوجی کے فلسفے سے کتنا پیچھے ہٹ پائی ہے؟

''ہمیشہ حملے کی تیاری رکھ، اپنی طاقت کی نمائش کرتا رہ، اپنے راز چھپائے رکھ اور دشمن کی کمزوری کا کھوج لگا، بگلے کی طرح یکسوئی سے شکار کو تاڑ، شیر کی طرح وار کر، بھیڑیے کی طرح نوچ ڈال اور فرار کے وقت خرگوش کی طرح بھاگ۔ اپنے ہمسائے راجہ کو دشمن اور دشمن کا ساتھی سمجھ، ہمسائے کے ہمسائے کو دوست رکھ، جو راجہ ان دونوں کے پرے ہو اس کے ساتھ غیر جانبدار رہ۔ جب امکان آئندہ غالب آنے کا اور حال میں کچھ نقصان ہونے کا ہو تو امن کا چرچا کرتا رہ۔ اگر خوشحال ہو تو فوراً جنگ کر۔ جب تیرے رتھ، جانور اور فوجیں کم ہوں تو احتیاط سے خاموش بیٹھ اور رفتہ رفتہ دشمنوں سے صلح اور آشتی کی گفتگو کرتا رہ۔ بیوی کو بچانے کے لیے دولت دے ڈال لیکن اپنی ذات کو محفوظ کرنے کے لیے بیوی اور دولت دونوں دے ڈال۔''

ہمیں تسلیم ہے کہ اگر منوجی کے اس فلسفے کے برعکس بھارت اسلحہ کی نمائش نہیں کر رہا، جنگی ساز و سامان بھاری مقدار میں جمع نہیں ہو رہا، ہمسائے یعنی پاکستان کو دشمن سمجھنا چھوڑ دیا ہے، حالیہ برسات میں پاکستانی دریاؤں پر بنائے گئے ڈیموں میں پانی کی مقدار کے صحیح اعداد و شمار ظاہر کر دیے ہیں، ''صلح و آشتی کی گفتگو'' کسی نتیجے پر پہنچتی دکھائی دے رہی ہے تو انڈیا فیورٹ ہی نہیں موسٹ فیورٹ اور ''امن کی آشا'' زندہ باد ہی نہیں پائندہ باد بھی۔ لیکن اگر انڈیا اسلحہ کی نمائش اور تیاری میں بھی سرکش ہے، پاکستان کے دشمنوں سے معاہدے بھی برابر جاری ہیں، کشمیر سمیت اہم مسائل پر آنا ہی نہیں چاہتا، ''ہمسائے کے ہمسائے'' یعنی افغانستان کے کندھے سے وار پر وار بھی کر رہا ہے، وہاں سفارتی جال پھیلا کر پاکستان میں مداخلت سے بھی باز نہیں آ رہا۔ نسلی، لسانی، علاقائی تعصبات کو ہوا دینا برابر جاری ہے تو پھر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے فیورٹ فیورٹ کی رٹ لگانے والے حکومتی کارپردازوں کو دماغ کی سرجری کرانا چاہیے اور نظریۂ پاکستان سے بغاوت کرنے والے پاکستانی میڈیا کو بھی نظریاتی سرحدوں کی پامالی سے توبہ تائب ہو کر سچے دل سے قومی نظریات پر سختی سے پہرہ دینا چاہیے کہ جب ملک کا پانچواں ستون اپنا اصل منصب سنبھال لے گا تو پھر کوئی ''مشرف'' قومی نظریات کے خلاف پالیسیاں ترتیب نہیں دے سکے گا اور ہر مسئلے کا حل بھی اپنی بنیاد میں مل جائے گا۔

ربط و ضبطِ ملتِ بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر!
پاک ہے گردِ وطن سے سر داماں تیرا
تو وہ یوسفؑ ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا
قافلہ ہو نہ سکے گا کبھی ویراں تیرا
غیر یک بانگِ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

❀❀❀

دعائے مغفرت إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ حلقہ کراچی شمالی، ناظم آباد کے نقیب محترم فہیم احمد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0333-2258959

☆ حلقہ لاہور غربی، ماڈل ٹاؤن کے رفیق محترم ساجد لطیف منہاس کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-8478522

☆ حلقہ کراچی وسطی راشد منہاس جوہر 1 کے رفیق محترم فہد خلیل کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0302-8200624

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور شہر کے ملتزم رفیق محترم حاجی نظام اللہ کے سسر/ چچا وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-5904228

☆ سرگودھا شرقی کے نقیب اسرہ محترم ظفر اقبال لاہڑی کے بھائی وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0344-7478600

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

تعمیر مسجد: فضیلت و اہمیت

احمد علی محمودی

مسجد اللہ کا گھر ہے‘ اور روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب جگہیں مساجد ہیں۔ اسلام میں مسجد کی اہمیت صرف ایک عبادت گاہ کی نہیں‘ بلکہ یہ ایک کمیونٹی سینٹر‘ جائے پناہ اور اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کا مرکز ہے۔ مسجد کی تعمیر کرنا ایک بہترین صدقہ جاریہ اور عظیم سعادت ہے۔ مسجد کی تعمیر معاشرے کی اصلاح اور اپنی عاقبت سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ وہ سرمایہ کاری ہے جس کا منافع کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ایک ایسی جگہ بنانا جہاں اللہ کا نام بلند ہو‘ انسان کے لیے دنیا میں سکون اور آخرت میں بلندیٔ درجات کا باعث ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں مسجد تعمیر کرنے والوں کے لیے بہت سی بشارتیں اور فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

☆ جنت میں گھر کی بشارت: مسجد تعمیر کرنے کا سب سے بڑا اجر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے بندے کے لیے جنت میں ایک محل تیار فرماتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی‘ اللہ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔‘‘ (صحیح بخاری)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اخلاص کے ساتھ چھوٹی سی جگہ بھی وقف کرنا یا اس کی تعمیر میں حصہ لینا‘ آخرت میں ایک عظیم الشان ٹھکانے کا سبب بنتا ہے۔

☆ صدقہ جاریہ: انسان کے مرنے کے بعد اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے‘ لیکن مسجد کی تعمیر ان چند اعمال میں سے ہے‘ جس کا ثواب قیامت تک جاری رہتا ہے۔ جب تک اس مسجد میں نماز پڑھی جاتی رہے گی‘ قرآن کی تلاوت ہوگی اور ذکرِ الٰہی ہوگا‘ اس کا ثواب تعمیر کرنے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔

☆ ایمان کی علامت: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسجد تعمیر کرنے والوں (خواہ وہ مادی تعمیر ہو یا اسے آباد کرنا) کو سچا مومن قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔‘‘ (سورۃ التوبہ:18)

☆ کائنات کی بہترین جگہ: زمین پر اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مقام مساجد ہیں۔ ایسی جگہ کو بنانے میں اپنا مال یا وقت صرف کرنا خوش نصیبی کی بات ہے۔ یہ صرف اینٹ اور گارے کا ڈھانچہ نہیں‘ بلکہ ہدایت کا سرچشمہ بنانا ہے۔

مسجد کی تعمیر کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

☆ اخلاصِ نیت: تعمیر کا مقصد صرف اللہ کی رضا ہو۔ دکھاوا یا نام و نمود اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔

☆ حلال مال: اللہ طیب (پاک) ہے اور صرف پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے۔ مسجد کی تعمیر میں صرف حلال کمائی ہی استعمال کرنی چاہیے۔

☆ سادگی اور وقار: مسجد میں ضرورت سے زیادہ تزئین و آرائش اور نمائش سے بچنا چاہیے تاکہ نمازیوں کی توجہ عبادت میں رہے۔

تعمیر میں شرکت: اگر کوئی اکیلا پوری مسجد نہیں بنا سکتا‘ تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ تعمیر میں ایک اینٹ یا ایک روپیہ ڈالنا بھی اسے اس عظیم اجر کا حصہ دار بنا دیتا ہے۔

☆ عصر حاضر میں مسجد کا کردار: عصر حاضر میں مسجد کا کردار محض پانچ وقت کی نماز تک محدود نہیں ہے‘ بلکہ آج کے پیچیدہ دور میں اس کی اہمیت ایک ’’جامع سماجی مرکز‘‘ (community center) کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہے۔ آج جب مسلم معاشرہ فکری یلغار اور اخلاقی پستی کا شکار ہے تو مسجد کا کردار پہلے سے کہیں زیادہ کلیدی ہو چکا ہے۔ عصر حاضر میں مسجد کے اہم کرداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ فکری اور تعلیمی مرکز (educational hub)
قدیم دور میں مسجدیں ہی بڑی بڑی یونیورسٹیوں کا کام دیتی تھیں۔ آج بھی مسجد کو اسکول اور کالج کے طلبہ کے لیے ایک ایسی جگہ بننا چاہیے جہاں انہیں دین اور دنیا کے درمیان توازن سکھایا جائے۔ نوجوانوں کے جدید اور سائنسی سوالات کے جوابات اسلامی تناظر میں دیے جائیں۔ لائبریری کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں سے ہر عمر کے لوگ استفادہ کر سکیں۔

2۔ اخلاقی تربیت اور اصلاحِ معاشرہ: آج کا معاشرہ منشیات‘ بے راہ روی اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال جیسی برائیوں میں گھرا ہوا ہے۔ مسجد کا منبر ان برائیوں کے خلاف سب سے مضبوط مورچہ ثابت ہو سکتا ہے۔ خطباتِ جمعہ کو صرف روایتی قصوں تک محدود رکھنے کے بجائے عصرِ حاضر کے مسائل (جیسے ماحولیات‘ صفائی‘ حقوق اللہ اور حقوق العباد اور سوشل میڈیا کے آداب) پر مرکوز ہونا چاہیے۔ اور مسجد کے ذریعے نوجوانوں کی کردار سازی (character building) کی جانی چاہیے۔

3۔ سماجی بہبود اور فلاحی کام (social welfare)
مسجد انتظامیہ کو اپنے محلے یا بستی کے غریب اور ضرورت مند لوگوں کا data رکھنا چاہیے۔ عصرِ حاضر میں مسجد کا یہ کردار بہت اہم ہے کہ وہاں ایک بیت المال قائم ہو جو بیواؤں‘ یتیموں اور بے روزگاروں کی مالی معاونت کرے۔ ناگہانی آفات یا بیماری کی صورت میں مسجد ایک relief center کے طور پر کام کرے۔ اور مسجد میں ابتدائی طبی امداد (first aid) یا ڈسپنسری کا انتظام ہو جہاں مستحقین کا مفت علاج ہو۔

4۔ اتحادِ امت کا مرکز: آج امتِ مسلمہ فرقہ واریت اور گروہ بندیوں میں بٹی ہوئی ہے۔ مسجد وہ واحد مقام ہے جہاں امیر و غریب اور کالے و گورے کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ مسجد کو مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان مکالمے اور رواداری کا مرکز بننا چاہیے۔ اور علاقائی تنازعات اور خانگی جھگڑوں کو حل کرنے کے لیے مسجد میں ’’مصالحتی کمیٹی‘‘ ہونی چاہیے۔

5۔ نوجوانوں کی پناہ گاہ: آج کا نوجوان digital دنیا میں تنہائی کا شکار ہے۔ اگر مسجد کا ماحول دوستانہ (user-friendly) ہوگا‘ تو وہ کیفے ٹیریا اور غیر مناسب جگہوں کے بجائے مسجد کی طرف راغب ہوگا۔ نوجوانوں کے لیے تربیتی ورکشاپس اور اسپورٹس کلبوں کا مسجد کے زیرِ نگرانی انعقاد انہیں اسلام سے جوڑے رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

6۔ خواتین کا کردار: عصرِ حاضر کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ مساجد میں خواتین کے لیے بھی شرعی حدود میں رہتے ہوئے نماز‘ تعلیم اور مشورے کے مناسب انتظامات ہوں۔ جب تک آدھی آبادی (خواتین) مسجد سے نہیں جڑے گی‘ نسلوں کی صحیح آبیاری ممکن نہیں ہے۔

حاصلِ کلام: عصرِ حاضر میں مسجد کو صرف ’’عبادت گاہ‘‘ ہی نہیں بلکہ ’’رہنمائی گاہ‘‘ بنانا ہوگا۔ اسے ایک ایسی فعال جگہ ہونا چاہیے جو مسلمانوں کے روحانی‘ تعلیمی‘ معاشی اور سماجی مسائل کا حل پیش کر سکے۔ ❀❀❀

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

● قابض اسرائیلی حکام نے مسجدِ اقصیٰ کو مکمل طور پر بند رکھا ہوا ہے اور ہنگامی حالت کے اعلان کو جواز بناتے ہوئے نمازیوں کے مسجد میں داخلے اور اس کے احاطے میں موجودگی پر پابندی عائد کر دی ہے۔

● شمالی غزہ کی پٹی میں جبالیہ البلد کے علاقے الجرن پر قابض اسرائیلی ریاست کی گولہ باری کے نتیجے میں دو فلسطینی شہید اور دیگر کئی زخمی ہوئے ہیں۔ غزہ میں 11 اکتوبر 2025ء سے نافذ العمل ہونے والے کمزور جنگ بندی کے معاہدے کی قابض اسرائیلی ریاست کی جانب سے مسلسل خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے جبکہ غاصب دشمن نے رفح سمیت غزہ کی پٹی کی تمام سرحدی گزرگاہیں بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک قابض دشمن کی جانب سے روزانہ کی جانے والی فائرنگ اور بمباری کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں اب تک شہداء کی کل تعداد 629 اور زخمیوں کی تعداد 1693 تک پہنچ چکی ہے جبکہ اسی عرصے کے دوران ملبے سے 735 شہداء کے جسد خاکی نکالے جانے کے واقعات ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ وزارت کی جانب سے سات اکتوبر 2023ء کو شروع ہونے والی جارحیت کے بعد سے جاری کردہ مجموعی اعداد و شمار کے مطابق شہداء کی کل تعداد بڑھ کر 72096 ہو گئی ہے جبکہ زخمیوں کی مجموعی تعداد 171791 تک جا پہنچی ہے۔ جن میں اکثریت معصوم بچوں اور خواتین کی ہے۔ اس جنگ نے غزہ کے 90 فیصد سویلین انفراسٹرکچر کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ انسانی صورت حال کے حوالے سے قابض حکام نے معبر رفح سمیت غزہ کی پٹی کی تمام گزرگاہوں کو مکمل طور پر بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔

● عبرانی نیوز ویب سائٹ واللا نے بتایا ہے کہ فوجی انٹیلی جنس یونٹس نے جنگ کے دائرہ کار کو وسعت دینے اور مزید جنگی محاذ کھلنے کے خدشات کے پیش نظر ریزرو فوجیوں کی لام بندی شروع کر دی ہے۔ واضح رہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ وہ طلب کیے گئے تقریباً ایک لاکھ ریزرو فوجیوں کی تعیناتی کی تیاری کر رہی ہے تاکہ آپریشن زئیر الاسد کے تحت تمام شعبوں میں اپنی تیاریوں کو تیز کیا جا سکے۔ یہ آپریشن ایران کے خلاف مسلسل جاری صہیونی سفاکیت کا تسلسل ہے۔

● سرائیلی نشریاتی ادارے کے مطابق، حزب اللہ نے جنگ بندی معاہدے کے بعد پہلی مرتبہ شمالی اسرائیل کی جانب راکٹ فائر کیے ہیں۔

● اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان حالیہ کشیدگی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تحریک نے امتِ مسلمہ کے اتحاد اور مشترکہ مفاد کے پیش نظر دونوں برادر ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ تحمل و بردباری کا مظاہرہ کریں، مذاکرات اور سفارت کاری کی راہ اختیار کریں، خونریزی سے گریز کریں اور خطے کو مزید کشیدگی اور تصادم سے محفوظ رکھنے کے لیے عملی اقدامات کریں اور اختلافات کے خاتمے کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جائیں۔ ایک اور بیان میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں قبلۂ اول مسجد اقصیٰ کی تالا بندی کرنے اور نمازیوں کو نماز عشاء اور نماز تراویح کی ادائیگی سے روکنے کے ظالمانہ فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

● **ایران: 6 ہزار سالہ تہذیب کا دفاع کریں گے، علی لاریجانی:** ایرانی نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری جنرل علی لاریجانی نے کہا کہ ایران نے لمبی جنگ کی تیاری کر رکھی ہے، ہم اپنی 6 ہزار سالہ تہذیب کا دفاع کریں گے، قیمت کچھ بھی ہو، دشمن کو اندازے لگانے کی غلطی پر پچھتانا ہوگا۔ عبوری لیڈرشپ کونسل کا رکن بننے کے بعد اپنے پہلے بیان میں انہوں نے کہا کہ قیادت کونسل مستعدی کے ساتھ فرائض انجام دے گی، امریکا اور اسرائیل نے ایران کے خلاف غلط، نامناسب اور غیر منصفانہ اقدام کیا۔ ایرانی نائب وزیر خارجہ ماجد تخت روانچی نے امریکی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ سعودی عرب کی تیل تنصیبات پر حملہ ایران نے نہیں کیا۔ یاد رہے کہ دنیا کی سب سے بڑی تیل برآمد کرنے والی سعودی بندرگاہ راس تنورا میں ریفائنری پر ڈرون حملہ ہوا تھا۔ ادھر اسرائیلی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ آیت اللہ خامنہ ای کے بیٹے مجتبیٰ خامنہ ای کو ایران کا سپریم لیڈر منتخب کر لیا گیا ہے جبکہ ایران کے سرکاری حکام کی جانب سے اس دعوے کی تصدیق نہیں کی گئی۔

فیفا ورلڈکپ سے دستبردار: امریکی فضائی حملے کے بعد ایران نے ورلڈکپ فٹ بال سے دستبردار ہونے کا عندیہ دے دیا ہے۔ واضح رہے کہ ایران نے ایشیائی کوالیفائنگ کے گروپ میں پہلی پوزیشن کے ساتھ مسلسل چوتھی مرتبہ ورلڈکپ کے لیے کوالیفائی کیا ہے۔ خیال رہے کہ فیفا ورلڈکپ 11 جون سے 19 جولائی تک امریکہ، میکسیکو اور کینیڈا میں شیڈول ہے۔

● **امریکہ: کشیدگی کے باعث امریکی شہریوں کو مشرق وسطی چھوڑنے کی ہدایت:** محکمۂ خارجہ کی اسسٹنٹ سیکریٹری نے مشرق وسطی میں بڑھتی ہوئی جنگی کشیدگی کے پیش نظر اپنے شہریوں کو فوری طور پر ایک درجن سے زائد ممالک چھوڑنے کی ہدایت جاری کی ہے جن میں بحرین، مصر، ایران، عراق، مغربی کنارہ، غزہ، اردن، کویت، لبنان، عمان، قطر، سعودی عرب، شام، متحدہ عرب امارات اور یمن شامل ہیں۔ امریکی شہریوں کو کمرشل پروازوں کے ذریعے جلد از جلد روانہ ہونے کا کہا گیا ہے۔

● **آسٹریا: ایران کے حق میں مسلم کمیونٹی کا احتجاجی مظاہرہ:** دارالحکومت ویانا کے وسط فسٹ ڈسٹرکٹ ویانا اسٹاک ام آئزن پلائز میں ہینڈز آف ایران کے عنوان سے مختلف مسلم ممالک کی کمیونٹی نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور ایران کے حق میں اور سامراجی جارحیت کے خلاف نعرے لگائے۔

● **بھارت: بجلی دفتر میں نماز ادا کرنے پر 7 مسلمانوں کے خلاف مقدمہ:** ریاست مہاراشٹر کے ضلع ناسک کے قصبے مالی گاؤں میں پولیس نے محکمہ بجلی کے دفتر میں نماز ادا کرنے پر سات مسلمانوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ دفتر میں نماز کی ادائیگی کی ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد ہندوتوا تنظیمیں آگ بگولہ ہو گئیں۔ بی جے پی کے رہنما کرت سومیا نے اس معاملے کو وزیر اعلیٰ کے سامنے اٹھایا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے ہندوتوا تنظیموں کی شکایت پر مقدمہ درج کیا ہے۔ نماز ادا کرنے والے مسلمانوں نے ردعمل میں کہا ہے کہ ہم شکایت درج کرانے کے لیے محکمہ بجلی کے دفتر گئے، جب دفتر پہنچے تو متعلقہ افسر کمرے میں موجود نہیں تھا، انتظار کے دوران عصر کا وقت ہو گیا، دفتر کے اندر ایک خالی جگہ دیکھ کر ہم نے وہیں نماز ادا کی، ہماری یہ نماز انتہائی مختصر دورانیے کی تھی اور اس دوران کسی قسم کی بدنظمی پیدا نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے یا سرکاری کام میں خلل ڈالا گیا۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

چمکدار صفائی
گہرائی تک اثر

شاندار صفائی، اُجلی دھلائی

کم مقدار، زیادہ صفائی

منفرد اور دیرپا خوشبو

رنگوں کی حفاظت

کپڑوں کی حفاظت

جلد کی حفاظت

میرا با اعتماد انتخاب

شاندار صفائی

کم پیسے، زیادہ دھلائی

بھرپور جھاگ، داغوں کا صفایا

مہکتی خوشبو

JR Industries:
Shah House, Plot # A89-91, Dhani Bux,
Sector 51-A, Scheme 33, Karachi Pakistan

For Online Order
0304 706 1265
jri.com.pk

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.10

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL cough syrup

Acefylline piperazine 45mg + diphenhydramine HCl 8mg

PAKISTAN'S MOST PRESCRIBED COUGH SYRUPS

Nabiqasim Industries (Pvt.) Ltd.
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi - 74200

+92 21 - 111 742 762
+92 21 - 2636313
info@nabiqasim.com
www.nabiqasim.com

your Health our Devotion